

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

غوث پاک کے حالات



پیشکش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
شعبۂ اصلاحی کتب

یاد داشت

دورانِ مطالعہ ضرورتاً انڈر لائن کیجئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرما لیجئے۔ ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ علم میں ترقّی ہوگی۔

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ

"**غوثِ اعظم کے حالات**" کے **14** حروف کی نسبت سے **اس کتاب** کو پڑھنے کی **14** نیّتیں

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم **نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ** یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔" (المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۵۹۴۲، ج۶، ص ۱۸۵)

دو مدنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اچھی نیّتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

1...... رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کے لئے اس کتاب کا اوّل تا آخِر مطالَعہ کروں گا۔

2...... حتَّی الوسع اِس کا باوُضُو اور

3...... قبلہ رُو مطالَعہ کروں گا۔

4...... قرآنی آیات اور

5...... احادیثِ مبارکہ کی زیارت کروں گا۔

6...... جہاں جہاں "اللہ" کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور

7...... جہاں جہاں "سرکار" کا اسمِ مبارک آئے گا وہاں صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پڑھوں گا۔

8...... اس روایت "عِنْدَ ذِكْرِ الصَّالِحِيْنَ تَنَزَّلُ الرَّحْمَةُ یعنی نیک لوگوں کے ذِکر کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے۔" (حلیۃ الاولیاء، رقم ۱۰۷۵۰، ج۷، ص ۳۳۵) پر عمل کرتے ہوئے اس کتاب میں دیئے گئے واقعات دوسروں کو سنا کر ذکرِ صالحین کی برکتیں لُوٹوں گا۔

9...... (اپنے ذاتی نسخے پر) عندالضرورت خاص خاص مقامات پر انڈر لائن کروں گا۔

10...... (اپنے ذاتی نسخے کے) یادداشت والے صفحہ پر ضروری نکات لکھوں گا۔

11...... دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔

12...... اس حدیثِ پاک "تَهَادُوْا تَحَابُّوْا یعنی ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔" (مؤطا امام مالک، ج۲، ص ۴۰۷، رقم: ۱۷۳۱) پر عمل کی نیت سے (کم از کم ۱۲عدد یا حسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسرں کو تحفۃً دوں گا۔

13...... اس کتاب کے مُطالَعہ کا ثواب ساری امّت کو اِیصال کروں گا۔

14...... کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو ناشرین کو مطلع کروں گا۔

حضور سیدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی سیرت اور دلچسپ حکایات پر مشتمل تالیف

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

غوثِ پاک کے حالات

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ اِصلاحی کتب)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ

نام کتاب : غوثِ پاک کے حالات

پیش کش : مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اصلاحی کتب)

سن طباعت : ۱۴۲۷ھ بمطابق ۲۰۰۶ء

ناشر : مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

المدینۃ العلمیۃ

از: بانیِ دعوتِ اسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت
حضرت علاّمہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطارؔ قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمدللّٰہ علٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم

تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **''دعوتِ اسلامی''** نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسنِ خوبی سرانجام دینے کے لئے متعدّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس **''المدینۃ العلمیۃ''** بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء و مُفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کُتُبِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ　　(۲) شعبۂ درسی کُتُب
(۳) شعبۂ اِصلاحی کُتُب　　(۴) شعبۂ تفتیشِ کُتُب
(۵) شعبۂ تراجم کُتُب　　(۶) شعبۂ تخریج

''المدینۃ العلمیۃ'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البَرَکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دین ومِلّت، حامیٔ سنّت،

ماحِیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر وبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافِظ القاری الشّاہ الامام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوُسع سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عزوجل ''**دعوتِ اسلامی**'' کی تمام مجالس بَشُمُول ''**المدینۃ العلمیۃ**'' کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضراء شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلّم



رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

پیش لفظ

اَلْحَمْدُ لَکَ یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدَالْمُرْسَلِیْنَ ﷺ

اللہ عزوجل کے محبوب بندوں رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے محبت وعقیدت کا تعلق قائم رکھتے ہوئے ان کے نقش قدم پر چلنا یقیناً بہت بڑی سعادت کا حامل ہے کیونکہ یہ وہ پاکیزہ ہستیاں ہیں کہ جن پر اللہ عزوجل نے اپنے انعام واکرام کی بارشیں نازل فرماتے ہوئے انہیں قرآن پاک میں اپنے ''انعام یافتہ بندے'' قرار دیا۔ چنانچہ سورۃ النساء میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ ج وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًاo (پ۵،سورۃ النساء،۶۹)

ترجمہ کنز الایمان: اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے تو اسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔

ایک دور وہ بھی تھا کہ جب بزرگان دین کی صحبت اختیار کرنا لازم اور ان کی خدمت کو سعادتِ عظمیٰ تصور کیا جاتا تھا۔ لیکن آہستہ آہستہ اسلام دشمن طاقتوں اور گستاخانِ محبوبانِ ربُّ العلی کی مذموم سازشوں کے نتیجے میں اسلاف کرام رحمہم اللہ سے اس پاکیزہ تعلق کی مضبوطی میں کمی واقع ہونے لگی اور طرح طرح کی خُرافات زبان زد عام ہونے لگیں اور فتنے جڑ پکڑنے لگے۔

الحمد للہ عزوجل مختلف علماء کرام دامت فیوضہم نے ان سازشوں کے نتیجے میں بزرگانِ دین سے بڑھتی ہوئی بے رغبتی کا اندازہ فرما کر اپنی ذمہ داری محسوس کرتے ہوئے محبوبانِ بارگاہِ الٰہی عزوجل سے عوام کا تعلق دوبارہ مضبوط کرنے کے لئے تحریری وتقریری اَقدام کئے۔ علمائے کرام دامت فیوضہم کی ان کوششوں کی برکت سے دشمنان اسلام کی سازشیں دم توڑنے لگیں اور عقیدتوں کا گلستان پھر سے ہرا بھرا ہوگیا۔ اس سلسلے میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس

عطارقادری مدظلہ العالی کے رسائل ''سانپ نما جن اور غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دیگر واقعات''، ''منّے کی لاش اور دیگر کرامات غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ''، ''جنّات کا بادشاہ اور دیگر کرامات غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' پڑھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔اسی جذبے کے تحت حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی سیرتِ مبارکہ اور دلچسپ حکایات پر مشتمل کتاب **''غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حالات''** دعوتِ اسلامی کی مجلس المدینۃ العلمیۃ کے شعبہ اصلاحی کتب کی طرف سے آپ کے سامنے پیش کی گئی ہے۔باب المدینہ (کراچی) میں دعوتِ اسلامی کے تمام جامعات المدینہ کے مرکزی مُستَشفٰی (شفاخانہ) جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ کے ذمہ دار کی بھرپور ترغیب بھی اس کتاب کو منظرِ عام پر لانے کا سبب بنی، انہوں نے مواد کی فراہمی میں بھی بھرپور تعاون کیا۔اللہ عزوجل کی رحمت سے امید ہے کہ اس کتاب کا مطالعہ آپ کو حضور سیدنا غوثِ اعظم دستگیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے محبت وعقیدت کے تعلق کے اعتبار سے مزید قریب کردے گا۔

مطالعہ فرمانے والے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی خدمت میں گذارش ہے کہ اس مبارک تالیف کو نہ صرف خود پڑھیں بلکہ دوسروں کو بھی اس کتاب کے پڑھنے کا ذہن دے کر نیکی کی دعوت عام کرنے کا ثواب کمائیں۔ان شاءاللہ عزوجل اس کی برکت سے آپ کو دین ودنیا کی نعمتیں حاصل ہوں گی۔جو اسلامی بھائی اس کتاب کے بارے میں اپنے تاثرات یا مشورے سے نوازنا چاہیں وہ خط یا ای میل کے ذریعے المدینۃ العلمیۃ کے پتے پر رابطہ کریں۔(ایڈریس ص ۴ پر ملاحظہ فرمائیں)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں **''اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش''** کرنے کے لئے **مدنی انعامات** پر عمل اور **مدنی قافلوں** کا مسافر بنتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور **دعوتِ اسلامی** کی تمام مجالس بشمول مجلس المدینۃ العلمیۃ کو دن پچیسویں رات چھبیسویں ترقی عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین (صلی اللہ علیہ وسلم)

شعبہ اِصلاحی کتب (المدینۃ العلمیۃ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّابَعْدُ فَاَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اولیاء کرام رحمہم اللہ کی شان

(۱)......اللہ عزوجل قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَاهُمْ يَحْزَنُوْنَ O (پ۱۱، یونس:۶۲)

ترجمہ کنزالایمان: سن لو بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔

(۲)......ایک اور جگہ ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ج يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ (پ۳، آل عمران:۷۳)

ترجمہ کنزالایمان: تم فرمادو کہ فضل تو اللہ ہی کے ہاتھ ہے جسے چاہے دے۔

(۳)......سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''اُطْلُبُوا الْخَيْرَ وَالْحَوَائِجَ مِنْ حِسَانِ الْوُجُوْهِ یعنی بھلائی اور اپنی حاجتیں خوبصورت چہرے والوں سے طلب کرو۔''

(المعجم الکبیر، رقم ۱۱۱۱۰، ج۱۱، ص ۶۷)

(۴)......اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ذیشان ہے: ''مَنْ عَادٰی لِلّٰهِ وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَاللّٰهَ بِالْمُحَارَبَةِ یعنی جو اللہ عزوجل کے کسی دوست سے دشمنی رکھے تحقیق اس نے اللہ عزوجل سے اعلانِ جنگ کر دیا۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب من ترجی لہ السلامۃ من الفتن، رقم ۳۹۸۹، ج۴، ص ۳۵۰)

(۵)......حضورِ اکرم، نورِ مجسم، سرکارِ دوعالم، شہنشاہ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: ''کوئی بندہ میرے فرائض کی ادائیگی سے بڑھ کر کسی اور

چیز سے میرا تقرب حاصل نہیں کرسکتا (فرائض کے بعد پھر وہ) نوافل سے مزید میرا قرب حاصل کرتا جاتا ہے یہاں تک کہ میں اسے محبوب بنالیتا ہوں اور میں اس کا کان ہوجاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ ہوجاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ ہوجاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں ہوجاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے، اگر وہ مجھ سے مانگے تو میں اس کو ضرور دوں گا اور اگر وہ مجھ سے پناہ مانگے تو میں اسے ضرور پناہ دوں گا۔'' (صحیح بخاری، کتاب الرقاق، رقم ۶۵۰۲، ج ۴، ص ۲۴۸)

(۶)......امام فخرالدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ الباری اپنی معرکۃ الآراتفسیر ''تفسیرِ کبیر'' میں ایک روایت نقل فرماتے ہیں: ''اَوْلِیَاءُ اللّٰہِ لَایَمُوْتُوْنَ وَلٰکِنْ یَنْقِلُوْنَ مِنْ دَارٍاِلٰی دَارٍ'' یعنی بے شک اللہ عزوجل کے اولیاء مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر منتقل ہوجاتے ہیں۔'' (التفسیر الکبیر، پ۴، آل عمران: ۱۶۹، ج ۳، ص ۴۲۷)



حضور غوث پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مختصر حالات

سرکارِ بغدار حضورِ غوث پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا اسم مبارک ''عبدالقادر'' آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کنیت ''ابومحمد'' اور القابات ''محی الدین، محبوبِ سبحانی، غوثُ الثقلین، غوث الاعظم'' وغیرہ ہیں، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۴۷۰ ھ میں بغداد شریف کے قریب قصبہ جیلان میں پیدا ہوئے اور ۵۶۱ ھ میں بغداد شریف ہی میں وصال فرمایا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزارِ پُراَنوار عراق کے مشہور شہر بغداد شریف میں ہے۔ (بہجۃ الاسرار و معدن الانوار، ذکر نسبہ وصفتہ، ص ۱۷۱، الطبقات الکبریٰ للشعرانی، ابوصالح سیدی عبدالقادر الجیلی، ج ۱، ص ۱۷۸)

غوث کسے کہتے ہیں؟

''غوثیت'' بزرگی کا ایک خاص درجہ ہے، لفظِ ''غوث'' کے لغوی معنی ہیں ''فریادرس یعنی فریاد کو پہنچنے والا'' چونکہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ غریبوں، بے کسوں اور حاجت مندوں کے مددگار ہیں اسی لئے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ''غوثِ اعظم'' کے خطاب سے سرفراز کیا گیا، اور بعض عقیدت مند آپ کو ''پیران پیر دستگیر'' کے لقب سے بھی یاد کرتے ہیں۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نسب شریف:

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ والد ماجد کی نسبت سے حسنی ہیں سلسلۂ نسب یوں ہے سیّد محی الدین ابومحمد عبدالقادر بن سیّد ابوصالح موسیٰ جنگی دوست بن سیّد ابوعبداللہ بن سیّد یحییٰ بن سید محمد بن سیّد داؤد بن سیّد موسیٰ ثانی بن سیّد عبداللہ بن سیّد موسیٰ جون بن سیّد عبداللہ محض بن سیّد امام حسن مثنیٰ بن سیّد امام حسن بن سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی والدہ ماجدہ کی نسبت سے حسینی سیّد ہیں۔

(بہجۃ الاسرار، معدن الانوار، ذکر نسبہ، ص ۱۷۱)

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے آباء و اجداد:

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا خاندان صالحین کا گھرانا تھا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نانا جان، دادا جان، والد ماجد، والدہ محترمہ، پھوپھی جان، بھائی اور صاحبزادگان سب متقی و پرہیز گار تھے، اسی وجہ سے لوگ آپ کے خاندان کو اشراف کا خاندان کہتے تھے۔

سید و عالی نسب دراولیاء است

نورِ چشم مصطفےٰ و مرتضےٰ است

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والدِ محترم:

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والدِ محترم حضرت ابوصالح سیّد موسیٰ جنگی دوست رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تھے، آپ کا اسم گرامی ''سیّد موسیٰ'' کنیت ''ابوصالح'' اور لقب ''جنگی دوست'' تھا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جیلان شریف کے اکابر مشائخ کرام رحمہم اللہ میں سے تھے۔

''جنگی دوست'' لقب کی وجہ:

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا لقب جنگی دوست اس لئے ہوا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خالصۃً اللہ عزوجل کی رضا کے لئے نفس کشی اور ریاضتِ شرعی میں یکتائے زمانہ تھے، نیکی کے کاموں کا حکم کرنے اور برائی سے روکنے کے لئے مشہور تھے، اس معاملہ میں اپنی جان تک کی بھی پروانہ کرتے تھے، چنانچہ

ایک دن آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جامع مسجد کو جارہے تھے کہ خلیفہ وقت کے

چند ملازم شراب کے مٹکے نہایت ہی احتیاط سے سروں پر اٹھائے جا رہے تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جب ان کی طرف دیکھا تو جلال میں آ گئے اور ان مٹکوں کو توڑ دیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے رعب اور بزرگی کے سامنے کسی ملازم کو دم مارنے کی جرأت نہ ہوئی تو انہوں نے خلیفۂ وقت کے سامنے واقعہ کا اظہار کیا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلاف خلیفہ کو ابھارا، تو خلیفہ نے کہا: ''سیّد موسیٰ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کو فوراً میرے دربار میں پیش کرو۔'' چنانچہ حضرت سیّد موسیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دربار میں تشریف لے آئے خلیفہ اس وقت غیظ وغضب سے کرسی پر بیٹھا تھا، خلیفہ نے للکار کر کہا: ''آپ کون تھے جنہوں نے میرے ملازمین کی محنت کو رائیگاں کر دیا؟'' حضرت سید موسیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ''میں محتسب ہوں اور میں نے اپنا فرض منصبی ادا کیا ہے۔'' خلیفہ نے کہا: ''آپ کس کے حکم سے محتسب مقرر کئے گئے ہیں؟'' حضرت سید موسیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے رعب دار لہجہ میں جواب دیا: ''جس کے حکم سے تم حکومت کر رہے ہو۔''

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس ارشاد پر خلیفہ پر ایسی رقّت طاری ہوئی کہ سر بزانو ہو گیا (یعنی گھٹنوں پر سر رکھ کر بیٹھ گیا) اور تھوڑی دیر کے بعد سر کو اٹھا کر عرض کیا: ''حضور والا! امر بالمعروف اور نھی عن المنکر کے علاوہ مٹکوں کو توڑنے میں کیا حکمت ہے؟'' حضرت سید موسیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا: ''تمہارے حال پر شفقت کرتے ہوئے نیز تجھ کو دنیا اور آخرت کی رسوائی اور ذلت سے بچانے کی خاطر۔'' خلیفہ پر آپ کی اس حکمت بھری گفتگو کا بہت اثر ہوا اور متاثر ہو کر آپ کی خدمت اقدس میں عرض گزار ہوا: ''عالیجاہ! آپ میری طرف سے بھی محتسب کے عہدہ پر مامور ہیں۔''

حضرت سید موسیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے متوکلانہ انداز میں فرمایا: ''جب میں

حق تعالیٰ کی طرف سے مامور ہوں تو پھر مجھے خَلْق کی طرف سے مامور ہونے کی کیا حاجت ہے۔'' اُسی دن سے آپ ''جنگی دوست'' کے لقب سے مشہور ہو گئے۔

(سیرت غوث الثقلین، ص۵۲)

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نانا جان:

حضور سیدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نانا جان حضرت عبداللہ صومعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جیلان شریف کے مشائخ میں سے تھے،آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نہایت زاہد اور پرہیز گار ہونے کے علاوہ صاحب فضل و کمال بھی تھے، بڑے بڑے مشائخ کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شرف ملاقات حاصل کیا۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مستجاب الدعوات تھے:

شیخ ابو محمد الدار بانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''حضرت عبداللہ صومعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مستجاب الدعوات تھے (یعنی آپ کی دعائیں قبول ہوتی تھیں)۔اگر آپ کسی شخص سے ناراض ہوتے تو اللہ عزوجل اس شخص سے بدلہ لیتا اور جس سے آپ خوش ہوتے تو اللہ عزوجل اس کو انعام و اکرام سے نوازتا،ضعیف الجسم اور نحیف البدن ہونے کے باوجود آپ نوافل کی کثرت کیا کرتے اور ذکر و اذکار میں مصروف رہتے تھے۔آپ اکثر امور کے واقع ہونے سے پہلے اُن کی خبر دے دیا کرتے تھے اور جس طرح آپ ان کے رونما ہونے کی اطلاع دیتے تھے اسی طرح ہی واقعات رو پذیر ہوتے تھے۔''

(بہجۃ الاسرار، ذکر نسبہ، وصفتہ، رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ،ص۱۷۲)

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نیک سیرت بیویاں:

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی شہرہ آفاق تصنیف

"عوارف المعارف" میں تحریر فرماتے ہیں:

''ایک شخص نے حضور سیدنا غوثُ الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا: ''یاسیدی! آپ نے نکاح کیوں کیا؟'' سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ''بے شک میں نکاح کرنا نہیں چاہتا تھا کہ اس سے میرے دوسرے کاموں میں خلل پیدا ہو جائے گا مگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ ''عبدالقادر! تم نکاح کرلو، اللہ عزوجل کے ہاں ہر کام کا ایک وقت مقرر ہے۔'' پھر جب یہ وقت آیا تو اللہ عزوجل نے مجھے چار بیویاں عطا فرمائیں، جن میں سے ہر ایک مجھ سے کامل محبت رکھتی ہے۔''

(عوارف المعارف، الباب الحادی والعشرون فی شرح حال المتجرد والمتاھل من الصوفیۃ...الخ، ص۱۰۱، ملخصاً)

حضور سیدی غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بیویاں بھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے روحانی کمالات سے فیض یاب تھیں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے صاحبزادے حضرت شیخ عبدالجبار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی والدہ ماجدہ کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ ''جب بھی والدہ محترمہ کسی اندھیرے مکان میں تشریف لے جاتی تھیں تو وہاں چراغ کی طرح روشنی ہو جاتی تھیں۔ ایک موقع پر میرے والد محترم غوث پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی وہاں تشریف لے آئے، جیسے ہی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نظر اس روشنی پر پڑی تو وہ روشنی فوراً غائب ہوگئی، تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ ''یہ شیطان تھا جو تیری خدمت کرتا تھا اسی لئے میں نے اسے ختم کر دیا، اب میں اس روشنی کو رحمانی نور میں تبدیل کئے دیتا ہوں۔'' اس کے بعد والدہ محترمہ جب بھی کسی تاریک مکان میں جاتی تھیں تو وہاں ایسا نور ہوتا جو چاند کی روشنی کی طرح معلوم ہوتا تھا۔''

(بہجۃ الاسرار ومعدن الانوار، ذکر فضل اصحابہ...الخ، ص۱۹۶)

پھوپھی صاحبہ بھی مستجاب الدعوات تھیں:

ایک دفعہ جیلان میں قحط سالی ہوگئی لوگوں نے نمازِ استسقاء پڑھی لیکن بارش نہ ہوئی تو لوگ آپ کی پھوپھی جان حضرت سیدہ اُم عائشہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہا کے گھر آئے اور آپ سے بارش کے لئے دعا کی درخواست کی وہ اپنے گھر کے صحن کی طرف تشریف لائیں اور زمین پر جھاڑو دے کر دعا مانگی: ''اے رب العالمین! میں نے تو جھاڑو دے دیا اور اب تو چھڑکاؤ فرمادے۔'' کچھ ہی دیر میں آسمان سے اس قدر بارش ہوئی جیسے مشک کا منہ کھول دیا جائے، لوگ اپنے گھروں کو ایسے حال میں لوٹے کہ تمام کے تمام پانی سے تر تھے اور جیلان خوشحال ہوگیا۔''

(بہجۃ الاسرار، ذکر نسبہ وصفتہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ص ۱۷۳)



آپ کی ولادت کی بشارتیں

(۱) سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت:

محبوبِ سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد ماجد حضرت ابوصالح سید موسیٰ جنگی دوست رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت کی رات مشاہدہ فرمایا کہ سرورِ کائنات، فخرِ موجودات، منبعِ کمالات، باعثِ تخلیقِ کائنات، احمدِ مجتبیٰ، محمد مصطفےٰ صلی للہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بمع صحابہ کرام آئمۃ الہدیٰ اور اولیاءِ عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اِن کے گھر جلوہ افروز ہیں اور ان الفاظِ مبارکہ سے ان کو خطاب فرما کر بشارت سے نوازا: ''یَا اَبَا صَالِح اَعْطَاکَ اللّٰہُ اِبْنًا وَھُوَ وَلِیٌّ وَمَحْبُوْبِیْ وَمَحْبُوْبُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَسَیَکُوْنُ لَہٗ شَانٌ فِی الْاَوْلِیَآءِ وَالْاَقْطَابِ کَشَانِیْ بَیْنَ الْاَنْبِیَاءِ وَالرُّسُلِ یعنی اے ابوصالح! اللہ عزوجل نے تم کو ایسا فرزند عطا فرمایا ہے جو ولی ہے اور وہ میرا اور اللہ عزوجل کا محبوب ہے اور اس کی اولیاء اور اَقطاب میں ویسی شان ہوگی جیسی انبیاء اور مرسلین علیہم السلام میں میری شان ہے۔'' (سیرت غوث الثقلین، ص ۵۵ بحوالہ تفریح الخاطر)

غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ درمیان اولیاء
چوں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم درمیان انبیاء

(۲) انبیاء کرام علیہم السلام کی بشارتیں:

حضرت ابوصالح موسیٰ جنگی دوست رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں شہنشاہ عرب و عجم، سرکارِ دو عالم، محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ جملہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے یہ بشارت دی کہ ''تمام اولیاء اللہ تمہارے فرزند ارجمند کے مطیع ہوں گے اور ان کی

گردنوں پران کا قدم مبارک ہوگا۔'' (سیرت غوث الثقلین، ص۵۵ بحوالہ تفریح الخاطر)

جس کی منبر بنی گردن اولیاء
اس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام

(۳) حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بشارت:

جن مشائخ نے حضرت سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی قطبیت کے مرتبہ کی گواہی دی ہے ''روضۃ النواظر'' اور ''نزہۃ الخواطر'' میں صاحبِ کتاب ان مشائخ کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پہلے اللہ عزوجل کے اولیاء میں سے کوئی بھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا منکر نہ تھا بلکہ انہوں نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آمد کی بشارت دی، چنانچہ حضرت سیدنا حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے زمانہ مبارک سے لے کر حضرت شیخ محی الدین سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے زمانۂ مبارک تک تفصیل سے خبر دی کہ جتنے بھی اللہ عزوجل کے اولیاء گزرے ہیں سب نے شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خبر دی ہے۔ (سیرت غوث الثقلین، ص۵۸)

(۴) حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بشارت:

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ''مجھے عالم غیب سے معلوم ہوا ہے کہ پانچویں صدی کے وسط میں سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اولادِ اطہار میں سے ایک قطبِ عالم ہوگا، جن کا لقب محی الدین اور اسم مبارک سید عبدالقادر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہے اور وہ غوث اعظم ہوگا اور جیلان میں پیدائش ہوگی ان کو خاتم النبیین، رحمۃٌ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اولادِ اطہار میں سے ائمہ کرام اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کے علاوہ اولین و

آخرین کے ''ہر ولی اور ولیہ کی گردن پر میرا قدم ہے۔'' کہنے کا حکم ہوگا۔''

(سیرت غوث الثقلین، ص ۵۷)

(۵) شیخ ابوبکر علیہ الرحمۃ کی بشارت:

شیخ ابوبکر بن ہوار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک روز اپنے مریدین سے فرمایا کہ ''عنقریب عراق میں ایک عجمی شخص جو کہ اللہ عزوجل اور لوگوں کے نزدیک عالی مرتبت ہوگا اُس کا نام عبدالقادر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہوگا اور بغداد شریف میں سکونت اختیار کرے گا، قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ (یعنی میرا یہ قدم ہر ولی کی گردن پر ہے) کا اعلان فرمائے گا اور زمانہ کے تمام اولیاء کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اس کے فرمانبردار ہوں گے۔''

(بہجۃ الاسرار، ذکر اخبار المشائخ عنہ بذالک، ص۱۴)

وقت ولادت کرامت کا ظہور:

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت ماہ رمضان المبارک میں ہوئی اور پہلے دن ہی سے روزہ رکھا۔ سحری سے لے کر افطاری تک آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی والدہ محترمہ کا دودھ نہ پیتے تھے، چنانچہ سیدنا غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ ''جب میرا فرزندار جمند عبدالقادر پیدا ہوا تو رمضان شریف میں دن بھر دودھ نہ پیتا تھا۔'' (بہجۃ الاسرار ومعدن الانوار، ذکر نسبہ وصفتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ص۱۷۲)

غوث اعظم متقی ہر آن میں
چھوڑا اماں کا دودھ بھی رمضان میں

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بچپن کی برکتیں:

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ ماجدہ حضرت سیدتنا ام الخیر فاطمہ بنت عبداللہ صومعی

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا فرمایا کرتی تھیں: ''جب میں نے اپنے صاحبزادے عبدالقادر کو جنا تو وہ رمضان المبارک میں دن کے وقت میرا دودھ نہیں پیتا تھا اگلے سال رمضان کا چاند غبار کی وجہ سے نظر نہ آیا تو لوگ میرے پاس دریافت کرنے کے لئے آئے تو میں نے کہا کہ ''میرے بچے نے دودھ نہیں پیا۔'' پھر معلوم ہوا کہ آج رمضان کا دن ہے اور ہمارے شہر میں یہ بات مشہور ہوگئی کہ سیّدوں میں ایک بچہ پیدا ہوا ہے جو رمضان المبارک میں دن کے وقت دودھ نہیں پیتا۔''

(بہجۃ الاسرار، ذکر نسبہ وصفتہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ص۱۷۲)

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا حلیہ مبارک:

حضرت شیخ ابو محمد عبداللہ بن احمد بن قدامہ مقدسی فرماتے ہیں کہ ہمارے امام شیخ الاسلام محی الدین سید عبدالقادر جیلانی، قطب ربانی، غوث صمدانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ضعیف البدن، میانہ قد، فراخ سینہ، چوڑی داڑھی اور دراز گردن، رنگ گندمی، ملے ہوئے ابرو، سیاہ آنکھیں، بلند آواز، اور وافر علم وفضل تھے۔

(بہجۃ الاسرار، ذکر نسبہ وصفتہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ص۱۷۴)

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت کی برکتیں:

شیخ ابو عبداللہ محمد بن علی سنجاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد فرماتے ہیں کہ ''حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی، غوث صمدانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دنیا کے سرداروں میں سے منفرد ہیں، اولیاء اللہ میں سے ایک فرد ہیں، اللہ عزوجل کی طرف سے مخلوق کے لئے ہدیہ ہیں، وہ شخص نہایت نیک بخت ہے جس نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دیکھا، وہ شخص ہمیشہ شاد رہے جس نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی صحبت اختیار کی، وہ شخص ہمیشہ خوش رہے جس نے

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے دل میں رات بسر کی۔''

(بہجۃ الاسرار، ذکر احترام المشائخ والعلماء لہ وثنائہم علیہ، ص۴۳۲)

آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ بچپن ہی میں راہِ خدا عزوجل کے مسافر بن گئے:

شیخ محمد بن قائد الاُ وانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ بیان کرتے ہیں کہ ''حضرت محبوب سبحانی غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ہم سے فرمایا کہ ''حج کے دن بچپن میں مجھے ایک مرتبہ جنگل کی طرف جانے کا اتفاق ہوا اور میں ایک بیل کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا کہ اس بیل نے میری طرف دیکھ کر کہا: ''یَاعَبْدَالْقَادِرِمَا لِھٰذَا خُلِقْتَ یعنی اے عبدالقادر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ! تم کو اس قسم کے کاموں کے لئے تو پیدا نہیں کیا گیا۔'' میں گھبرا کر گھر لوٹا اور اپنے گھر کی چھت پر چڑھ گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میدان عرفات میں لوگ کھڑے ہیں، اس کے بعد میں نے اپنی والدہ ماجدہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: ''آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ مجھے راہِ خدا عزوجل میں وقف فرمادیں اور مجھے بغداد جانے کی اجازت مرحمت فرمائیں تا کہ میں وہاں جا کر علم دین حاصل کروں۔''

والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہا نے مجھ سے اس کا سبب دریافت کیا میں نے بیل والا واقعہ عرض کر دیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہا کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور وہ ۸۰ دینار جو میرے والد ماجد کی وراثت تھے میرے پاس لے آئیں تو میں نے ان میں سے ۴۰ دینار لے لئے اور ۴۰ دینار اپنے بھائی سید ابو احمد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے لئے چھوڑ دیئے، والدہ ماجدہ نے میرے چالیس دینار میری گدڑی میں سی دیئے اور مجھے بغداد جانے کی اجازت عنایت فرمادی۔

آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہا نے مجھے ہر حال میں راست گوئی اور سچائی کو اپنانے کی

تاکید فرمائی اور جیلان کے باہر تک مجھے الوداع کہنے کے لئے تشریف لائیں اور فرمایا: ''اے میرے پیارے بیٹے ! میں تجھے اللہ عزوجل کی رضا اور خوشنودی کی خاطر اپنے پاس سے جدا کرتی ہوں اور اب مجھے تمہارا منہ قیامت کو ہی دیکھنا نصیب ہوگا۔''

(بہجۃ الاسرار، ذکر طریقہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ص ۱۶۷)

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بچپن میں ہی اپنی وِلایت کا علم ہوگیا تھا:

حضور پرنور، محبوب سبحانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کسی نے پوچھا: ''آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے آپ کو ولی کب سے جانا؟'' ارشاد فرمایا کہ ''میری عمر دس برس کی تھی میں مکتب میں پڑھنے جاتا تو فرشتے مجھ کو پہنچانے کے لئے میرے ساتھ جاتے اور جب میں مکتب میں پہنچتا تو وہ فرشتے لڑکوں سے فرماتے کہ ''اللہ عزوجل کے ولی کے بیٹھنے کے لیے جگہ فراخ کردو۔'' (بہجۃ الاسرار، ذکر کلمات اخبر بھا......الخ، ص ۴۸)

فرشتے مدرسے تک ساتھ پہنچانے کو جاتے تھے
یہ دربارِ الٰہی میں ہے رتبہ غوث اعظم کا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی جَدِّہِ الْکَرِیْمِ وَعَلَیْہِ



آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا علم وعمل اور تقویٰ وپرہیزگاری

حضرت شیخ امام موفق الدین بن قدامہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ''ہم ۵۶۱ ہجری میں بغداد شریف گئے تو ہم نے دیکھا کہ شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی اُن میں سے ہیں کہ جن کو وہاں پر علم، عمل اور حال وفتوی نویسی کی بادشاہت دی گئی ہے، کوئی طالب علم یہاں کے علاوہ کسی اور جگہ کا ارادہ اس لئے نہیں کرتا تھا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں تمام علوم جمع ہیں اور جو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے علم حاصل کرتے تھے آپ ان تمام طلبہ کے پڑھانے میں صبر فرماتے تھے، آپ کا سینہ فراخ تھا اور آپ سیر چشم تھے، اللہ عزوجل نے آپ میں اوصاف جمیلہ اور احوال عزیزہ جمع فرما دیئے تھے۔''

(بہجۃ الاسرار، ذکر علمہ وتسمیۃ بعض شیوخہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ص ۲۲۵)

تیرہ علوم میں تقریر فرماتے:

امام ربانی شیخ عبدالوہاب شعرانی اور شیخ المحدثین عبدالحق محدث دہلوی اور علامہ محمد بن یحیی حلبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم تحریر فرماتے ہیں کہ ''حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تیرہ علوم میں تقریر فرمایا کرتے تھے۔''

ایک جگہ علامہ شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''حضورِ غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مدرسہ عالیہ میں لوگ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے تفسیر، حدیث، فقہ اور علم الکلام پڑھتے تھے، دوپہر سے پہلے اور بعد دونوں وقت لوگوں کو تفسیر، حدیث، فقہ، کلام، اصول اور نحو پڑھاتے تھے اور ظہر کے بعد قرأتوں کے ساتھ قرآن مجید پڑھاتے تھے۔''

(بہجۃ الاسرار، ذکر علمہ وتسمیۃ بعض شیوخہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ص ۲۲۵)

علم کا سمندر:

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ آپ کے علمی کمالات کے متعلق ایک روایت نقل کرتے ہیں کہ ''ایک روز کسی قاری نے آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی مجلس شریف میں قرآن مجید کی ایک آیت تلاوت کی تو آپ نے اس آیت کی تفسیر میں پہلے ایک معنی پھر دو اس کے بعد تین یہاں تک کہ حاضرین کے علم کے مطابق آپ نے اس آیت کے گیارہ معانی بیان فرمادیئے اور پھر دیگر وجوہات بیان فرمائیں جن کی تعداد چالیس تھی اور ہر وجہ کی تائید میں علمی دلائل بیان فرمائے اور ہر معنی کے ساتھ سند بیان فرمائی، آپ کے علمی دلائل کی تفصیل سے سب حاضرین متعجب ہوئے۔'' (اخبارالاخیار، ص۱۱)

ایک آیت کے چالیس معانی بیان فرمائے:

حافظ ابوالعباس احمد بن احمد بغداری بندلجی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے صاحب بہجۃ الاسرار سے فرمایا: ''میں اور تمہارے والد ایک دن حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی مجلس میں حاضر ہوئے آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ایک آیت کی تفسیر میں ایک معنی بیان فرمایا تو میں نے تمہارے والد سے کہا: ''یہ معنی آپ جانتے ہیں؟'' آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' پھر آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ایک دوسرا معنی بیان فرمایا تو میں نے دوبارہ تمہارے والد سے پوچھا کہ کیا آپ اس معنی کو جانتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا ''ہاں۔'' پھر آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ایک اور معنی بیان فرمایا تو میں نے تمہارے والد سے پھر پوچھا کہ آپ اس کا معنی جانتے ہیں۔اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے گیارہ معانی بیان کئے اور میں ہر بار تمہارے والد سے پوچھتا تھا ''کیا آپ ان معانی سے واقف ہیں؟''

تو وہ یہی کہتے کہ ان معنوں سے واقف ہوں۔'' یہاں تک کہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے پورے چالیس معنی بیان کئے جونہایت عمدہ اور عزیز تھے۔ گیارہ کے بعد ہر معنی کے بارے میں تمہارے والد کہتے تھے: ''میں ان معنوں سے واقف نہیں ہوں۔''

(بہجۃ الاسرار، ذکر علمہ وتسمیۃ بعض شیوخہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ، ص۲۲۴)

سیدنا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا اظہارِ عقیدت:

حضرت شیخ امام ابوالحسن علی بن الہیتی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ ''میں نے حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اور شیخ بقابن بطو کے ساتھ حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے روضۂ اقدس کی زیارت کی، میں نے دیکھا کہ حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ قبر سے باہر تشریف لائے اور حضور سیدی غوث پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو اپنے سینے سے لگالیا اور انہیں خلعت پہنا کر ارشاد فرمایا: ''اے شیخ عبدالقادر! بے شک میں علم شریعت، علم حقیقت، علم حال اور فعل حال میں تمہارا محتاج ہوں۔'' (بہجۃ الاسرار، ذکر علمہ وتسمیۃ بعض شیوخہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ، ص۲۲۶)

مشکل مسئلے کا آسان جواب:

بلادِ عجم سے ایک سوال آیا کہ ''ایک شخص نے تین طلاقوں کی قسم اس طور پر کھائی ہے کہ وہ اللہ عزوجل کی ایسی عبادت کرے گا کہ جس وقت وہ عبادت میں مشغول ہو تو لوگوں میں سے کوئی شخص بھی وہ عبادت نہ کررہا ہو، اگر وہ ایسا نہ کرسکا تو اس کی بیوی کو تین طلاقیں ہوجائیں گی، تو اس صورت میں کون سی عبادت کرنی چاہیے؟'' اس سوال سے علماء عراق حیران اور ششدر رہ گئے۔

اوراس مسئلہ کوانھوں نے حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی خدمت اقدس میں پیش کیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فوراً اس کا جواب ارشاد فرمایا کہ ''وہ شخص مکہ مکرمہ چلا جائے اور طواف کی جگہ صرف اپنے لئے خالی کرائے اور تنہا سات مرتبہ طواف کر کے اپنی قسم کو پورا کرے۔''اس شافی جواب سے علماءِ عراق کو نہایت ہی تعجب ہوا کیوں کہ وہ اس سوال کے جواب سے عاجز ہو گئے تھے۔'' (المرجع السابق)

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا:

حضرت شیخ ابو عبداللہ محمد بن خضر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے والد فرماتے ہیں کہ ''میں نے حضرت سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے مدرسہ میں خواب دیکھا کہ ایک بڑا وسیع مکان ہے اور اس میں صحراء اور سمندر کے مشائخ موجود ہیں اور حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ان کے صدر ہیں، ان میں بعض مشائخ تو وہ ہیں جن کے سر پر صرف عمامہ ہے اور بعض وہ ہیں جن کے عمامہ پر ایک طرہ ہے اور بعض کے دو طرے ہیں لیکن حضور غوث پاک شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے عمامہ شریف پر تین طُرّے (یعنی عمامہ پر لگائے جانے والے مخصوص پھندنے) ہیں۔ میں ان تین طُرّوں کے بارے میں متفکر تھا اور اسی حالت میں جب میں بیدار ہوا تو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ میرے سرہانے کھڑے تھے ارشاد فرمانے لگے کہ ''خضر! ایک طُرّہ علم شریعت کی شرافت کا اور دوسرا علم حقیقت کی شرافت کا اور تیسرا شرف و مرتبہ کا طُرّہ ہے۔'' (بہجۃ الاسرار، ذکر علمہ وتسمیۃ بعض شیوخہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ، ص ۲۲۶)

حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ثابت قدمی:

حضرت قطب ربانی شیخ عبدالقادر الجیلانی الحسنی والحسینی قدس سرہ النورانی نے اپنی ثابت

قدمی کا خود اس انداز میں تذکرہ فرمایا ہے کہ ''میں نے (راہِ خداعزوجل میں) بڑی بڑی سختیاں اور مشقتیں برداشت کیں اگر وہ کسی پہاڑ پر گزرتیں تو وہ بھی پھٹ جاتا۔'' (قلائدالجواہر،ص ۱۰)

شیاطین سے مقابلہ:

شیخ عثمان الصریفینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''میں نے شہنشاہِ بغداد، حضورِ غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زبان مبارک سے سنا کہ ''میں شب وروز بیابانوں اور ویران جنگلوں میں رہا کرتا تھا میرے پاس شیاطین مسلح ہو کر ہیبت ناک شکلوں میں قطار در قطار آتے اور مجھ سے مقابلہ کرتے، مجھ پر آگ پھینکتے مگر میں اپنے دل میں بہت زیادہ ہمت اور طاقت محسوس کرتا اور غیب سے کوئی مجھے پکار کر کہتا: ''اے عبدالقادر! اُٹھو ان کی طرف بڑھو، مقابلہ میں ہم تمہیں ثابت قدم رکھیں گے اور تمہاری مدد کریں گے۔'' پھر جب میں ان کی طرف بڑھتا تو وہ دائیں بائیں یا جدھر سے آتے اسی طرف بھاگ جاتے، ان میں سے میرے پاس صرف ایک ہی شخص آتا اور ڈراتا اور مجھے کہتا کہ ''یہاں سے چلے جاؤ۔'' تو میں اسے ایک طمانچہ مارتا تو وہ بھاگتا نظر آتا پھر میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پڑھتا تو وہ جل کر خاک ہو جاتا۔'' (بہجۃ الاسرار، ذکر طریقہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ص ۱۶۵)

ظاہری و باطنی اوصاف کے جامع:

مفتی عراق محی الدین شیخ ابو عبداللہ محمد بن علی توحیدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ''حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی، قطب ربانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جلد رونے والے، نہایت خوف والے، باہیبت، مستجاب الدعوات، کریم الاخلاق، خوشبودار پسینہ والے، بُری باتوں سے دُور رہنے والے، حق کی طرف لوگوں سے زیادہ قریب ہونے والے،

نفس پر قابو پانے والے، انتقام نہ لینے والے، سائل کو نہ جھڑکنے والے، علم سے مہذب ہونے والے تھے، آدابِ شریعت آپ کے ظاہری اوصاف اور حقیقت آپ کا باطن تھا۔'' (بہجۃ الاسرار، ذکر شئی من شرائف اخلاقہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ص ۲۰۱)

سمندرِ طریقت آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاتھوں میں:

قطبِ شہیر، سیدنا احمد رفاعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: ''شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وہ ہیں کہ شریعت کا سمندر ان کے دائیں ہاتھ ہے اور حقیقت کا سمندر ان کے بائیں ہاتھ، جس میں سے چاہیں پانی لیں، ہمارے اس وقت میں سید عبدالقادر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا کوئی ثانی نہیں۔'' (بہجۃ الاسرار، ذکر احترام المشائخ والعلماء لہ وثناءہم علیہ، ص ۴۴۴)

چالیس سال تک عشاء کے وضو سے نمازِ فجر ادا فرمائی:

شیخ ابوعبداللہ محمد بن ابوالفتح ہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ''میں نے حضرت شیخ محی الدین سید عبدالقادر جیلانی، قطبِ ربانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی چالیس سال تک خدمت کی، اس مدت میں آپ عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھتے تھے اور آپ کا معمول تھا کہ جب بے وضو ہوتے تھے تو اسی وقت وضو فرما کر دو رکعت نمازِ نفل پڑھ لیتے تھے۔''

(بہجۃ الاسرار، ذکر طریقہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ص ۱۶۴)

پندرہ سال تک ہر رات میں ختم قرآن مجید:

حضور غوث الثقلین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پندرہ سال تک رات بھر میں ایک قرآنِ پاک ختم کرتے رہے (بہجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ...الخ، ص ۱۱۸)

اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہر روز ایک ہزار رکعت نفل ادا فرماتے تھے۔'' (تفریح الخاطر، ص ۳۶)

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بیان مبارک کی برکتیں

حضرت بزاز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''میں نے حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی سے سنا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کرسی پر بیٹھے فرما رہے تھے کہ

''میں نے حضور سیدِ عالم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''بیٹا تم بیان کیوں نہیں کرتے؟'' میں نے عرض کیا: '' اے میرے نانا جان (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)! میں ایک عجمی مرد ہوں، بغداد میں فصحاء کے سامنے بیان کیسے کروں؟'' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''بیٹا! اپنا منہ کھولو۔'' میں نے اپنا منہ کھولا، تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے میرے منہ میں سات دفعہ لعاب مبارک ڈالا اور مجھ سے فرمایا کہ ''لوگوں کے سامنے بیان کیا کرو اور انہیں اپنے رب عزوجل کی طرف عمدہ حکمت اور نصیحت کے ساتھ بلاؤ۔''

پھر میں نے نمازِ ظہر ادا کی اور بیٹھ گیا، میرے پاس بہت سے لوگ آئے اور مجھ پر چلائے، اس کے بعد میں نے حضرت علی ابن ابی طالب کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی زیارت کی کہ میرے سامنے مجلس میں کھڑے ہیں اور فرماتے ہیں کہ ''اے بیٹے تم بیان کیوں نہیں کرتے؟'' میں نے عرض کیا: ''اے میرے والد! لوگ مجھ پر چلاتے ہیں۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''اے میرے فرزند! اپنا منہ کھولو۔''

میں نے اپنا منہ کھولا تو آپ نے میرے منہ میں چھ دفعہ لعاب ڈالا، میں نے عرض کیا کہ ''آپ نے سات دفعہ کیوں نہیں ڈالا؟'' تو انہوں نے فرمایا: ''رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ادب کی وجہ سے۔'' پھر وہ میری آنکھوں سے اوجھل ہو گئے اور میں

نے یہ شعر پڑھا:

ترجمہ: (۱) فکر کا غوطہ زن دل کے سمندر میں معارف کے موتیوں کے لئے غوطہ لگاتا ہے پھر وہ ان کو سینے کے کنارہ کی طرف نکال لاتا ہے۔

(۲) اس کی زبان کے ترجمان کا تاجر بولی دیتا ہے پھر وہ ایسے گھروں میں کہ اللہ عزوجل نے ان کی بلندی کا حکم دیا ہے جو طاعت کی عمدہ قیمتوں کے ساتھ خرید لیتا ہے۔ (بہجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ مرصعا بشی من عجائب، ص ۵۸)

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا پہلا بیان مبارک:

حضورِ غوثِ اعظم حضرت سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی قطب ربانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا پہلا بیان اجتماعِ برانیہ میں ماہ شوال المکرّم ۵۲۱ ہجری میں عظیم الشان مجلس میں ہوا جس پر ہیبت ورونق چھائی ہوئی تھی اولیاء کرام اور فرشتوں نے اسے ڈھانپا ہوا تھا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کتاب وسنت کی تصریح کے ساتھ لوگوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف بلایا تو وہ سب اطاعت وفرمانبرداری کے لئے جلدی کرنے لگے۔ (بہجۃ الاسرار، ذکر وعظہ، ص ۱۷۴)

چالیس سال تک استقامت سے بیان فرمایا:

سیدی غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فرزندِ ارجمند سیدنا عبدالوہاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ''حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ۵۲۱ھ سے ۵۶۱ھ تک چالیس سال مخلوق کو وعظ ونصیحت فرمائی۔ (بہجۃ الاسرار، ذکر وعظہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ص ۱۸۴)

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بیان مبارک کی تاثیر:

حضرت ابراہیم بن سعد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ''جب ہمارے شیخ حضورِ

غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ عالموں والا لباس پہن کر اونچے مقام پر جلوہ افروز ہو کر بیان فرماتے تو لوگ آپ کے کلام مبارک کو بغور سنتے اور اس پر عمل پیرا ہوتے۔'' (المرجع السابق، ص۱۸۹)

آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی آواز مبارک کی کرامت:

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی مجلس مبارک میں باوجود یہ کہ شرکاء اجتماع بہت زیادہ ہوتے تھے لیکن آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی آواز مبارک جیسی نزدیک والوں کو سنائی دیتی تھی ویسی ہی دُور والوں کو سنائی دیتی تھی یعنی دور اور نزدیک والوں کے لئے آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی آواز مبارک یکساں تھی۔ (بہجۃ الاسرار، ذکر وعظہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ، ص۱۸۱)

شرکاءِ اجتماع پر آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ہیبت:

آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ شرکاء اجتماع کے دلوں کے مطابق بیان فرماتے اور کشف کے ساتھ ان کی طرف متوجہ ہو جاتے جب آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ منبر پر کھڑے ہو جاتے تو آپ کے جلال کی وجہ سے لوگ بھی کھڑے ہو جاتے تھے اور جب آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اُن سے فرماتے کہ ''چپ رہو۔'' تو سب ایسے خاموش ہو جاتے کہ آپ کی ہیبت کی وجہ سے ان کی سانسوں کے علاوہ کچھ بھی سنائی نہ دیتا۔'' (المرجع السابق، ص۱۸۱)

انبیاء علیہم السلام اور اولیاء علیہم الرحمۃ کی آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے بیان میں تشریف آوری:

شیخ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں: ''آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی مجلس شریف میں کل اولیاء علیہم الرحمۃ اور انبیاء کرام علیہم السلام جسمانی حیات اور ارواح کے ساتھ نیز جن اور ملائکہ تشریف فرما ہوتے تھے اور حبیبِ ربُّ العالمین عزوجل وصلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم بھی تربیت وتائید فرمانے کے لئے جلوہ افروز ہوتے تھے اور حضرت سیدنا خضر علیہ السلام تو اکثر اوقات مجلس شریف کے حاضرین میں شامل ہوتے تھے اور نہ

صرف خود آتے بلکہ مشائخ زمانہ میں سے جس سے بھی آپ علیہ السلام کی ملاقات ہوتی تو ان کو بھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس میں حاضر ہونے کی تاکید فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے کہ ''جس کو بھی فلاح و کامرانی کی خواہش ہو اس کو غوث پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس شریف کی ہمیشہ حاضری ضروری ہے۔'' (اخبار الاخیار، ص۱۳)

جنات بھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان سنتے ہیں:

شیخ ابو زکریا یحییٰ بن ابی نصر صحراوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد فرماتے ہیں کہ ''میں نے ایک دفعہ عمل کے ذریعے جنات کو بلایا تو انہوں نے کچھ زیادہ دیر کردی پھر وہ میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ''جب شیخ سید عبدالقادر جیلانی، قطب ربانی قدس سرہ النورانی بیان فرما رہے ہوں تو اس وقت ہمیں بلانے کی کوشش نہ کیا کرو۔'' میں نے کہا وہ کیوں؟'' انہوں نے کہا کہ ''ہم حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس میں حاضر ہوتے ہیں۔'' میں نے کہا: ''تم بھی ان کی مجلس میں جاتے ہو۔'' انہوں نے کہا: ''ہاں! ہم مردوں میں کثیر تعداد میں ہوتے ہیں، ہمارے بہت سے گروہ ہیں جنہوں نے اسلام قبول کیا ہے اور ان سب نے حضور غوث پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاتھ پر توبہ کی ہے۔'' (بہجۃ الاسرار، ذکر وعظہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ص۱۸۰)

پانچ سو یہودیوں اور عیسائیوں کا قبولِ اسلام:

حضرت سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''میرے ہاتھ پر پانچ سو سے زائد یہودیوں اور عیسائیوں نے اسلام قبول کیا اور ایک لاکھ سے زیادہ ڈاکو، چور، فساق و فجار، فسادی اور بدعتی لوگوں نے توبہ کی۔''

(بہجۃ الاسرار، ذکر وعظہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ص۱۸۴)

سرکارِغوث اعظم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی کرامات

ڈاکو تائب ہوگئے:

سرکارِ بغداد حضورِ غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ ''جب میں علم دین حاصل کرنے کے لئے جیلان سے بغداد قافلے کے ہمراہ روانہ ہوا اور جب ہمدان سے آگے پہنچے تو ساٹھ ڈاکو قافلے پر ٹوٹ پڑے اور سارا قافلہ لوٹ لیا لیکن کسی نے مجھ سے تعرض نہ کیا، ایک ڈاکو میرے پاس آکر پوچھنے لگا اے لڑکے! تمہارے پاس بھی کچھ ہے؟ میں نے جواب میں کہا: ''ہاں۔'' ڈاکو نے کہا: ''کیا ہے؟'' میں نے کہا: ''چالیس دینار۔'' اس نے پوچھا: ''کہاں ہیں؟'' میں نے کہا: ''گدڑی کے نیچے۔''

ڈاکو اس راست گوئی کو مذاق تصور کرتا ہوا چلا گیا، اس کے بعد دوسرا ڈاکو آیا اور اس نے بھی اسی طرح کے سوالات کئے اور میں نے یہی جوابات اس کو بھی دیئے اور وہ بھی اسی طرح مذاق سمجھتے ہوئے چلتا بنا، جب سب ڈاکو اپنے سردار کے پاس جمع ہوئے تو انہوں نے اپنے سردار کو میرے بارے میں بتایا تو مجھے وہاں بلا لیا گیا، وہ مال کی تقسیم کرنے میں مصروف تھے۔

ڈاکوؤں کا سردار مجھ سے مخاطب ہوا: ''تمہارے پاس کیا ہے؟ میں نے کہا: چالیس دینار ہیں، ڈاکوؤں کے سردار نے ڈاکوؤں کو حکم دیتے ہوئے کہا: ''اس کی تلاشی لو۔'' تلاشی لینے پر جب سچائی کا اظہار ہوا تو اس نے تعجب سے سوال کیا کہ ''تمہیں سچ بولنے پر کس چیز نے آمادہ کیا؟'' میں نے کہا: ''والدہ ماجدہ کی نصیحت نے۔'' سردار بولا: ''وہ نصیحت کیا ہے؟'' میں نے کہا: ''میری والدہ محترمہ نے مجھے ہمیشہ سچ بولنے کی

تلقین فرمائی تھی اور میں نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ سچ بولوں گا۔''

تو ڈاکوؤں کا سردار رو کر کہنے لگا: ''یہ بچہ اپنی ماں سے کئے ہوئے وعدہ سے منحرف نہیں ہوا اور میں نے ساری عمر اپنے رب عزوجل سے کئے ہوئے وعدہ کے خلاف گزار دی ہے۔'' اسی وقت وہ ان ساٹھ ڈاکوؤں سمیت میرے ہاتھ پر تائب ہوا اور قافلہ کا لوٹا ہوا مال واپس کر دیا۔'' (بہجۃ الاسرار، ذکر طریقہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ص ۱۶۸)

نگاہِ ولی میں یہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

نگاہِ غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے چور قطب بن گیا:

سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مدینہ منورہ سے حاضری دے کر ننگے پاؤں بغداد شریف کی طرف آرہے تھے کہ راستہ میں ایک چور کھڑا کسی مسافر کا انتظار کر رہا تھا کہ اس کو لوٹ لے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب اس کے قریب پہنچے تو پوچھا: ''تم کون ہو؟'' اس نے جواب دیا کہ ''دیہاتی ہوں۔'' مگر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کشف کے ذریعے اس کی معصیت اور بدکرداری کو لکھا ہوا دیکھ لیا اور اس چور کے دل میں خیال آیا: ''شاید یہ غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں۔'' آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اس کے دل میں پیدا ہونے والے خیال کا علم ہو گیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ''میں عبدالقادر ہوں۔''

تو وہ چور سنتے ہی فوراً آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مبارک قدموں پر گر پڑا اور اس کی زبان پر یَا سَیِّدِیْ عَبْدَالْقَادِرِ شَیْئًا لِلّٰہِ (یعنی اے میرے سردار عبدالقادر میرے حال پر رحم فرمایئے) جاری ہو گیا۔'' آپ کو اس کی حالت پر رحم آ گیا اور اس کی اصلاح کے لئے بارگاہ الٰہی عزوجل میں متوجہ ہوئے تو غیب سے ندا آئی: ''اے غوث اعظم! اس چور کو سیدھا

راستہ دکھا دو اور ہدایت کی طرف رہنمائی فرماتے ہوئے اسے قطب بنا دو۔'' چنانچہ آپ کی نگاہ فیض رساں سے وہ قطبیت کے درجہ پر فائز ہو گیا۔'' (سیرت غوث الثقلین، ص۱۳۰)

آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی حکومت:

حضور سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ قصیدہ غوثیہ شریف میں فرماتے ہیں: ''بلاد اللہ ملکی تحت حکمی یعنی اللہ عزوجل کے تمام شہر میرے تحت تصرف اور زیر حکومت ہیں۔'' (بہجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ مرصعا......الخ، ص۱۴۷)

بلاد اللہ ملکی تحت حکمی سے ہوا ظاہر
کہ عالم میں ہر اک شے پر ہے قبضہ غوث اعظم کا

عصا مبارک چراغ کی طرح روشن ہو گیا:

حضرت عبدالملک ذیال رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ بیان کرتے ہیں کہ ''میں ایک رات حضور پُرنور غوث پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے مدرسے میں کھڑا تھا آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اندر سے ایک عصا دست اقدس میں لئے ہوئے تشریف فرما ہوئے میرے دل میں خیال آیا کہ'' کاش حضور اپنے اس عصا سے کوئی کرامت دکھلائیں۔'' ادھر میرے دل میں یہ خیال گزرا اور ادھر حضور نے عصا کو زمین پر گاڑ دیا تو وہ عصا مثل چراغ کے روشن ہو گیا اور بہت دیر تک روشن رہا پھر حضور پُرنور نے اسے اکھیڑ لیا تو وہ عصا جیسا تھا ویسا ہی ہو گیا، اس کے بعد حضور نے فرمایا: ''بس اے ذیال! تم یہی چاہتے تھے۔'' (بہجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ......الخ، ص۱۵۰)

انگلی مبارک کی کرامت:

ایک مرتبہ رات میں سرکارِ بغداد حضرتِ سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالٰی

علیہ کے ہمراہ شیخ احمد رفاعی اور عدی بن مسافر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے مزارِ پُر انوار کی زیارت کے لئے تشریف لے گئے، مگر اس وقت اندھیرا بہت زیادہ تھا حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ان کے آگے آگے تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ جب کسی پتھر، لکڑی، دیوار یا قبر کے پاس سے گزرتے تو اپنے ہاتھ سے اشارہ فرماتے تو اس وقت آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا ہاتھ مبارک چاند کی طرح روشن ہو جاتا تھا اور اس طرح وہ سب حضرات آپ کے مبارک ہاتھ کی روشنی کے ذریعے حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے مزار مبارک تک پہنچ گئے۔'' (قلائد الجواہر، ملخصاً ص ۷۷)

اللہ عزوجل کا آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے وعدہ:

حضور سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ''میرے پروردگار عزوجل نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ ''جو مسلمان تمہارے مدرسے کے دروازے سے گزرے گا اس کے عذاب میں تخفیف فرماؤں گا۔''

(الطبقات الکبریٰ، منہم عبد القادر جیلانی، ج ۱، ص ۱۷۹، وبہجۃ الاسرار، ذکر فضل اصحابہ وبشراہم، ص ۱۹۴)

مدرسے کے قریب سے گزرنے والے کی بخشش:

(۱) ایک شخص نے خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی کہ ''فلاں قبرستان میں ایک شخص دفن کیا گیا ہے جس کا حال ہی میں انتقال ہوا ہے اس کی قبر سے چیخنے کی آواز آتی ہے جیسے عذاب میں مبتلا ہے۔'' حضور پرنور نے ارشاد فرمایا: ''کیا وہ ہم سے بیعت ہے؟'' عرض کی: ''معلوم نہیں۔'' فرمایا: ''ہمارے یہاں کے آنے والوں میں تھا؟'' عرض کی: ''معلوم نہیں۔'' فرمایا: ''کبھی ہمارے گھر کا کھانا اس نے کھایا ہے؟''

عرض کی: ''یہ بھی معلوم نہیں۔'' حضور غوث الثقلین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مراقبہ فرمایا اور ذرا دیر میں سر اقدس اٹھایا ہیبت وجلال روئے انور سے ظاہر تھا ارشاد فرمایا: ''فرشتے ہم سے یہ کہتے ہیں کہ ''ایک بار اس نے ہم کو دیکھا تھا اور دل میں نیک گمان لایا تھا اس وجہ سے بخش دیا گیا۔'' پھر جو اس کی قبر پر جا کر دیکھا تو فریاد وبکا کی آواز آنا بالکل بند ہو گئی۔

(المرجع السابق)

(۲) حضورِ غوثِ پاک سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں ایک جوان حاضر ہوا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے عرض کرنے لگا کہ ''میرے والد کا انتقال ہو گیا ہے میں نے آج رات ان کو خواب میں دیکھا ہے انہوں نے مجھے بتایا کہ وہ عذاب قبر میں مبتلا ہیں انہوں نے مجھ سے کہا ہے کہ ''حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں جاؤ اور میرے لئے ان سے دعا کا کہو۔'' آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس نوجوان سے فرمایا: ''کیا وہ میرے مدرسہ کے قریب سے گزرا تھا؟'' نوجوان نے کہا: ''جی ہاں۔'' پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خاموشی اختیار فرمائی۔

پھر دوسرے روز اس کا بیٹا آیا اور کہنے لگا کہ ''میں نے آج رات اپنے والد کو سبز حلہ زیب تن کیے ہوئے خوش وخرم دیکھا ہے۔'' انہوں نے مجھ سے کہا ہے کہ ''میں عذاب قبر سے محفوظ ہو گیا ہوں اور جو لباس تو دیکھ رہا ہے وہ حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی کی برکت سے مجھے پہنچایا گیا ہے پس اے میرے بیٹے! تم ان کی بارگاہ میں حاضری کو لازم کرلو۔''

پھر حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی نے فرمایا: ''میرے رب عزوجل نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ ''میں اس مسلمان کے عذاب میں تخفیف کروں

گا جس کا گزر (تمہارے) مدرسۃ المسلمین پر ہوگا۔''

(بہجۃ الاسرار، ذکر اصحابہ وبشراہم، ص۱۹۴)

رہائی مل گئی اس کو عذابِ قبر ومحشر سے
یہاں پر مل گیا جس کو وسیلہ غوث اعظم کا

حضور غوث پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی محبت قبر میں کام آگئی:

حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے زمانۂ مبارکہ میں ایک بہت ہی گنہگار شخص تھا لیکن اس کے دل میں سرکار بغداد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی محبت ضرور تھی، اس کے مرنے کے بعد جب اس کو دفن کیا گیا اور قبر میں جب منکر نکیر نے سوالات کئے تو منکر نکیر کو رب قدیر عزوجل کی بارگاہِ عالیہ سے ندا آئی: ''اگرچہ یہ بندہ فاسقوں میں سے ہے مگر اس کو میرے محبوبِ صادق سید عبدالقادر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ذات سے محبت ہے پس اسی سبب سے میں نے اس کی مغفرت کر دی اور حضورِ غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی محبت اور آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے حسن اعتقاد کی وجہ سے اس کی قبر کو وسیع کر دیا۔''

(سیرت غوث الثقلین رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ، ص۱۸۸)

عذابِ قبر سے نجات مل گئی:

بغداد شریف کے محلّہ باب الازج کے قبرستان میں ایک قبر سے مردہ کے چیخنے کی آواز سنائی دینے کے متعلق لوگوں نے حضرت غوث الثقلین رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی بارگاہ میں عرض کیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے پوچھا: ''کیا اس قبر والے نے مجھ سے خرقہ پہنا ہے؟'' لوگوں نے عرض کیا: ''حضور والا! اس کا ہمیں علم نہیں ہے۔'' پھر آپ نے پوچھا

کہ ''اس نے کبھی میری مجلس میں حاضری دی تھی؟'' لوگوں نے عرض کیا: ''بندہ نواز! اس کا بھی ہمیں علم نہیں۔'' اس کے بعد آپ نے پوچھا کہ ''کیا اس نے میرے پیچھے نماز پڑھی ہے؟'' لوگوں نے عرض کیا: ''کہ ہم اس کے متعلق بھی نہیں جانتے۔'' تو آپ نے ارشاد فرمایا: ''المفرط اولی بالخسارۃ یعنی بھولا ہوا شخص ہی خسارہ میں پڑتا ہے۔''

اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مراقبہ فرمایا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے چہرہ مبارک سے جلال، ہیبت اور وقار ظاہر ہونے لگا، آپ نے سر مبارک اٹھا کر فرمایا کہ ''فرشتوں نے مجھے کہا ہے: ''اس شخص نے آپ کی زیارت کی ہے اور آپ سے حسن ظن اور محبت رکھتا تھا تو اللہ عزوجل نے آپ کے سبب اس پر رحم فرما دیا ہے۔'' اس کے بعد اس قبر سے کبھی بھی آواز نہ سنائی دی۔'' (بہجۃ الاسرار، ذکر فضل اصحابہ وبشراہم، ص۱۹۴)

مرغی زندہ کردی:

ایک بی بی سرکار بغداد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں اپنا بیٹا چھوڑ گئیں کہ ''اس کا دل حضور سے گرویدہ ہے اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لئے اس کی تربیت فرمائیں۔'' آپ نے اسے قبول فرما کر مجاہدے پر لگا دیا اور ایک روز ان کی ماں آئیں دیکھا لڑکا بھوک اور شب بیداری سے بہت کمزور اور زرد رنگ ہو گیا ہے اور اسے جو کی روٹی کھاتے دیکھا جب بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئیں تو دیکھا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے ایک برتن میں مرغی کی ہڈیاں رکھی ہیں جسے حضور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تناول فرمایا تھا، عرض کی: ''اے میرے مولیٰ! حضور تو مرغی کھائیں اور میرا بچہ جو کی روٹی۔'' یہ سن کر حضور پرنور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنا دست اقدس ان ہڈیوں پر رکھا اور فرمایا:

''قُوْمِیْ بِاِذْنِ اللّٰہِ الَّذِیْ یُحْیِی الْعِظَامَ وَ ھِیَ رَمِیْم''

یعنی جی اُٹھ اس اللہ عزوجل کے حکم سے جو بوسیدہ ہڈیوں کو زندہ فرمائے گا۔ یہ فرمانا تھا کہ مرغی فوراً زندہ صحیح سالم کھڑی ہو کر آواز کرنے لگی، حضور اقدس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ''جب تیرا بیٹا اس درجہ تک پہنچ جائے گا تو جو چاہے کھائے۔''

(بہجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ......الخ، ص ۱۲۸)

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دعا کی برکت:

حضرت شیخ صالح ابوالمظفر اسماعیل بن علی حمیری زریرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب بیمار ہوتے تو کبھی کبھی میری زمین کی طرف جو کہ زریران میں تھی تشریف لاتے اور وہاں کئی دن گزارتے ایک دفعہ آپ وہیں بیمار ہوگئے تو ان کے پاس میرے غوث صمدانی، قطب ربانی، شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی بغداد سے تیمارداری کے لئے تشریف لائے، دونوں میری زمین پر جمع ہوئے، اس میں دو کھجور کے درخت تھے جو چار برس سے خشک تھے اور انہیں پھل نہیں لگتا تھا ہم نے ان کو کاٹ دینے کا ارادہ کیا تو حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی کھڑے ہوئے اور ان میں سے ایک کے نیچے وضو کیا اور دوسرے کے نیچے دو نفل ادا کیے تو وہ سبز ہوگئے اور ان کے پتے نکل آئے اور اسی ہفتہ میں ان کا پھل آ گیا حالانکہ وہ کھجوروں کے پھل کا وقت نہیں تھا میں نے اپنی زمین سے کچھ کھجوریں لے کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر کر دیں آپ نے اس میں سے کھائیں اور مجھ سے کہا: ''اللہ عزوجل تیری زمین، تیرے درہم، تیرے صاع اور تیرے دودھ میں برکت دے۔''

حضرت شیخ اسماعیل بن علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ''میری زمین میں اس

سال کی مقدار سے دو سے چار گنا پیدا ہونا شروع ہوا، اب میرا یہ حال ہے کہ جب میں ایک درہم خرچ کرتا ہوں تو اس سے میرے پاس دو سے تین گنا آ جاتا ہے اور جب میں گندم کی سو (۱۰۰) بوری کسی مکان میں رکھتا ہوں پھر اس میں سے پچاس بوری خرچ کر ڈالتا ہوں اور باقی کو دیکھتا ہوں تو سو بوری موجود ہوتی ہے میرے مویشی اس قدر بچے جنتے ہیں کہ میں ان کا شمار بھول جاتا ہوں اور یہ حالت حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی کی برکت سے اب تک باقی ہے۔''

(بہجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ......الخ، ص۹۱)

خلیفہ کا مال ودولت خون میں بدل گیا:

حضرت ابو عبداللہ محمد بن ابوالعباس موصلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ'' ہم ایک رات اپنے شیخ عبدالقادر جیلانی، غوث صمدانی، قطب ربانی قدس سرہ النورانی کے مدرسہ بغداد میں تھے اس وقت آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں بادشاہ المستنجد باللہ ابوالمظفر یوسف حاضر ہوا اس نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو سلام کیا اور نصیحت کا خواست گار ہوا اور آپ کی خدمت میں دس تھیلیاں پیش کیں جو دس غلام اٹھائے ہوئے تھے آپ نے فرمایا: ''میں ان کی حاجت نہیں رکھتا۔''

اور قبول کرنے سے انکار فرما دیا اس نے بڑی عاجزی کی، تب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک تھیلی اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑی اور دوسری تھیلی بائیں ہاتھ میں پکڑی اور دونوں تھیلیوں کو ہاتھ سے دبا کر نچوڑا کہ وہ دونوں تھیلیاں خون ہو کر بہہ گئیں، آپ نے فرمایا: '' اے ابوالمظفر ! کیا تمہیں اللہ عزوجل کا خوف نہیں کہ لوگوں کا خون لیتے ہو اور میرے سامنے لاتے ہو۔'' وہ آپ کی یہ بات سن کر حیرانی کے عالم میں بے ہوش ہو گیا۔

پھر حضرت سیدنا حضور غوث پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل کی قسم! اگر اس کے حضور نبی پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے رشتے کا لحاظ نہ ہوتا تو میں خون کو اس طرح چھوڑتا کہ اس کے مکان تک پہنچتا۔''

(بہجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ......الخ، ص۱۲۰)

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کرامت کا مطالبہ:

راوی کا قول ہے کہ میں نے خلیفہ کو ایک دن حضرت سیدنا محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی، قطب ربانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں دیکھا کہ عرض کر رہا ہے کہ ''حضور میں آپ سے کوئی کرامت دیکھنا چاہتا ہوں تا کہ میرا دل اطمینان پائے۔''

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ''تم کیا چاہتے ہو؟'' اس نے کہا: ''میں غیب سے سیب چاہتا ہوں۔'' اور پورے عراق میں اس وقت سیب نہیں ہوتے تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ہوا میں ہاتھ بڑھایا تو دو سیب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاتھ میں تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان میں سے ایک اس کو دیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے ہاتھ والے سیب کو کاٹا تو نہایت سفید تھا، اس سے مشک کی سی خوشبو آتی تھی اور المستنجد نے اپنے ہاتھ والے سیب کو کاٹا تو اس میں کیڑے تھے وہ کہنے لگا: ''یہ کیا بات ہے میں نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاتھ میں نہایت عمدہ سیب دیکھا؟'' آپ نے فرمایا: ''ابوالمظفر! تمہارے سیب کو ظلم کے ہاتھ لگے تو اس میں کیڑے پڑ گئے۔'' (المرجع السابق، ص۱۲۱)

اندھوں کو بینا اور مردوں کو زندہ کرنا:

حضرت شیخ برگزیدہ ابوالحسن قرشی فرماتے ہیں کہ ''میں اور شیخ ابوالحسن علی بن ہیتی

حضرت سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی خدمت میں ان کے مدرسہ میں موجود تھے تو ان کے پاس ابو غالب فضل اللہ بن اسمٰعیل بغدادی ازجی سوداگر حاضر ہوا وہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے عرض کرنے لگا کہ:

اے میرے سردار! آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے جدامجد حضور پرنور شافع یوم النشور احمد مجتبٰے حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ذیشان ہے کہ ''جو شخص دعوت میں بلایا جائے اس کو دعوت قبول کرنی چاہیے۔'' میں حاضر ہوا ہوں کہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ میرے گھر دعوت پرتشریف لائیں۔'' آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: ''اگر مجھے اجازت ملی تو میں آؤں گا۔'' پھر کچھ دیر بعد آپ نے مراقبہ کرکے فرمایا: ''ہاں آؤں گا۔''

پھر آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اپنے خچر پر سوار ہوئے، شیخ علی نے آپ کی دائیں رکاب پکڑی اور میں نے بائیں رکاب تھامی اور جب اس کے گھر میں ہم آئے دیکھا تو اس میں بغداد کے مشائخ، علماء اور معززین جمع ہیں، دسترخوان بچھایا گیا جس میں تمام شیریں اور ترش چیزیں کھانے کے لئے موجود تھیں اور ایک بڑا صندوق لایا گیا جو سربمہر تھا دو آدمی اسے اٹھائے ہوئے تھے اسے دسترخوان کے ایک طرف رکھ دیا گیا، تو ابو غالب نے کہا: ''بسم اللہ! اجازت ہے۔'' اس وقت حضرت سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ مراقبہ میں تھے اور آپ نے کھانا نہ کھایا اور نہ ہی کھانے کی اجازت دی تو کسی نے بھی نہ کھایا، آپ کی ہیبت کے سبب مجلس والوں کا حال ایسا تھا کہ گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں، پھر آپ نے شیخ علی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ''وہ صندوق اٹھا لائیے۔'' ہم اٹھے اور اسے اٹھایا تو وہ وزنی تھا ہم نے صندوق کو آپ کے سامنے لاکر رکھ دیا آپ نے حکم دیا کہ ''صندوق کو کھولا جائے۔''

ہم نے کھولا تو اس میں ابو غالب کا لڑکا موجود تھا جو مادر زاد اندھا تھا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس سے کہا: ''کھڑا ہو جا۔'' ہم نے دیکھا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے کہنے کی دیر تھی کہ لڑکا دوڑنے لگا اور بینا بھی ہو گیا اور ایسا ہو گیا کہ کبھی بیماری میں مبتلا نہیں تھا، یہ حال دیکھ کر مجلس میں شور برپا ہو گیا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اسی حالت میں باہر نکل آئے اور کچھ نہ کھایا۔

اس کے بعد میں شیخ ابو سعد قیلوی کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ حال بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ ''حضرت سید محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی، قطب ربانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مادر زاد اندھے اور برص والوں کو اچھا کرتے ہیں اور خدا عزوجل کے حکم سے مردے زندہ کرتے ہیں۔'' (الف، بہجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ......الخ، ص۱۲۳)

مانگ کیا چاہتا ہے؟

ایک دن میں حضرت سید شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس وقت مجھے کچھ حاجت ہوئی تو میں فی الفور حاجت سے فراغت پا کر حاضر خدمت ہوا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھ سے فرمایا: ''مانگ کیا چاہتا ہے؟'' میں نے عرض کیا کہ ''میں یہ چاہتا ہوں۔'' اور میں نے چند امور باطنیہ کا ذکر کیا آپ نے فرمایا: ''وہ امور لے لے۔'' پھر میں نے وہ سب باتیں اسی وقت پالیں۔''

(المرجع السابق، ص۱۲۴)

مرگی کی بیماری بغداد سے بھاگ گئی:

ایک شخص حضرت سیدنا محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت

میں آیا اور عرض کرنے لگا کہ ''میں اصبہان کا رہنے والا ہوں میری ایک بیوی ہے جس کو اکثر مرگی کا دورہ رہتا ہے اور اس پر کسی تعویذ کا اثر نہیں ہوتا۔'' حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی، قطب ربانی، غوث صمدانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ''یہ ایک جن ہے جو وادی سراندیپ کا رہنے والا ہے، اُس کا نام خانس ہے اور جب تیری بیوی پر مرگی آئے تو اس کے کان میں یہ کہنا کہ ''اے خانس! تمہارے لئے شیخ عبدالقادر جو کہ بغداد میں رہتے ہیں ان کا فرمان ہے کہ ''آج کے بعد پھر نہ آنا ورنہ ہلاک ہو جائے گا۔'' تو وہ شخص چلا گیا اور دس سال تک غائب رہا پھر وہ آیا اور ہم نے اس سے دریافت کیا تو اس نے کہا کہ ''میں نے شیخ کے حکم کے مطابق کیا پھر اب تک اس پر مرگی کا اثر نہیں ہوا۔''

جھاڑ پھونک کرنے والوں کا مشترکہ بیان ہے: ''حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زندگی مبارک میں چالیس برس تک بغداد میں کسی پر مرگی کا اثر نہیں ہوا، جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وصال فرمایا تو وہاں مرگی کا اثر ہوا۔''

(المرجع السابق، ص۱۴۰)

فَحُکْمِیْ نَافِذٌ فِیْ کُلِّ حَالٍ سے ہوا ظاہر
تصرف انس وجن سب پر ہے آقا غوث اعظم کا
ہوئی اک دیو سے لڑکی رہا اس نام لیوا کی
پڑھا جنگل میں جب اس نے وظیفہ غوث اعظم کا

بادلوں پر بھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی حکمرانی ہے:

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک دن منبر پر بیٹھے بیان فرما رہے تھے کہ بارش شروع ہوگئی تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ''میں تو جمع کرتا ہوں اور

(اے بادل) تو متفرق کر دیتا ہے۔'' تو بادل مجلس سے ہٹ گیا اور مجلس سے باہر برسنے لگا راوی کہتے ہیں کہ'' اللہ عزوجل کی قسم! شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا کلام ابھی پورا نہیں ہوا تھا کہ بارش ہم سے بند ہوگئی اور ہم سے دائیں بائیں برستی تھی اور ہم پر نہیں برستی تھی۔ (بہجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ......الخ، ص ۱۴۷)

مریض کا علاج:

حضرت ابوعبداللہ محمد بن خضری کے والد فرماتے ہیں کہ'' میں نے سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی، قطب ربانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی تیرہ برس خدمت کی ہے اور آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ میں بہت سی کرامات دیکھی ہیں، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ایک کرامت یہ بھی تھی کہ جب تمام طبیب کسی مریض کے علاج سے عاجز آجاتے تو وہ مریض آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی خدمت میں لایا جاتا آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اس مریض کے لئے دُعائے خیر فرماتے اور اس پر اپنا رحمت بھرا ہاتھ پھیرتے تو وہ اللہ عزوجل کے حکم سے صحت یاب ہوکر آپ کے سامنے کھڑا ہو جاتا تھا، ایک مرتبہ آپ کی خدمت میں سلطان المستنجد کا قریبی رشتہ دار لایا گیا جو مرض استسقاء میں مبتلا تھا اس کو پیٹ کی بیماری تھی آپ نے اس کے پیٹ پر مبارک ہاتھ پھیرا تو وہ اللہ عزوجل کے حکم سے لاغر پیٹ ہونے کے باوجود کھڑا ہوگیا گویا کہ وہ پہلے کبھی بیمار ہی نہیں تھا۔'' (بہجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ......الخ ص ۱۵۳)

بخار سے رہائی عطا فرمادی:

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی، قطب ربانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی خدمت میں ابو المعالی احمد مظفر بن یوسف بغدادی حنبلی آئے اور کہنے لگے کہ'' میرے بیٹے محمد کو پندرہ

مہینے سے بخار آ رہا ہے۔'' آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ''تم جاؤ اوراس کے کان میں کہہ دو'' اے ام ملدم! تم سے عبدالقادر (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) فرماتے ہیں کہ'' میرے بیٹے سے نکل کر حلہ کی طرف چلے جاؤ۔'' ہم نے ابوالمعالی سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ'' میں گیا اور جس طرح مجھے شیخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حکم دیا تھا اسی طرح کہا تو اس دن کے بعد اس کے پاس پھر کبھی بخار نہیں آیا۔'' (المرجع السابق)

لاغر اونٹنی کی تیز رفتاری:

حضرت شیخ محی الدین حضورِ غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں ابو حفص عمر بن صالح حدادی اپنی اونٹنی لے کر آیا اور عرض کیا کہ'' میرا حج کا ارادہ ہے اور یہ میری اونٹنی ہے جو چل نہیں سکتی اور اس کے سوا میرے پاس کوئی اونٹنی نہیں ہے۔'' پس آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کو ایک انگلی لگائی اور اس کی پیشانی پر اپنا ہاتھ رکھا وہ کہتا تھا کہ'' اس کی حالت یہ تھی کہ تمام سواریوں سے آگے چلتی تھی حالانکہ وہ اس سے قبل سب سے پیچھے رہتی تھی۔'' (بہجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ مرصعا بشی من عجائب، ص۱۵۳)

مریدوں کو خطرہ نہیں بحرِ غم سے
کہ بیڑے کے ہیں ناخدا غوث اعظم

سانپ سے گفتگو فرمانا:

حضرت شیخ ابوالفضل احمد بن صالح فرماتے ہیں کہ "میں حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ مدرسہ نظامیہ میں تھا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس فقہاء اور فقراء جمع تھے اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے گفتگو کر رہے تھے اتنے میں ایک بہت بڑا سانپ چھت سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی گود میں آ گرا تو سب حاضرین

وہاں سے ہٹ گئے اور آپ کے سوا وہاں کوئی نہ رہا، وہ آپ کے کپڑوں کے نیچے داخل ہوا اور آپ کے جسم پر سے گزرتا ہوا آپ کی گردن کی طرف سے نکل آیا اور گردن پر لپٹ گیا، اس کے باوجود آپ نے کلام کرنا موقوف نہ فرمایا اور نہ ہی اپنی جگہ سے اٹھے پھر وہ سانپ زمین کی طرف اُترا اور آپ کے سامنے اپنی دُم پر کھڑا ہو گیا اور آپ سے کلام کرنے لگا آپ نے بھی اس سے کلام فرمایا جس کو ہم میں سے کوئی نہ سمجھا۔

پھر وہ چل دیا تو لوگ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں آئے اور انہوں نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا کہ ''اس نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کیا کہا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس سے کیا کہا؟'' آپ نے فرمایا کہ ''اس نے مجھ سے کہا کہ ''میں نے بہت سے اولیاء کرام کو آزمایا ہے مگر آپ جیسا ثابت قدم کسی کو نہیں دیکھا۔'' میں نے اس سے کہا: ''تم ایسے وقت مجھ پر گرے کہ میں قضا و قدر کے متعلق گفتگو کر رہا تھا اور تُو ایک کیڑا ہی ہے جس کو قضا حرکت دیتی ہے اور قدر سے ساکن ہو جاتا ہے۔'' تو میں نے اس وقت ارادہ کیا کہ میرا فعل میرے قول کے مخالف نہ ہو۔'' (المرجع السابق، ص ۱۶۸)

ایک جن کی توبہ:

حضور سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے صاحبزادے حضرت سیدنا ابو عبد الرزاق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے والد گرامی سیدنا شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ''میں ایک رات جامع منصور میں نماز پڑھتا تھا کہ میں نے ستونوں پر کسی شے کی حرکت کی آواز سنی پھر ایک بڑا سانپ آیا اور اس نے اپنا منہ میرے سجدہ کی جگہ میں کھول دیا، میں نے جب سجدہ کا ارادہ کیا تو اپنے ہاتھ سے

اس کو ہٹا دیا اور سجدہ کیا پھر جب میں التحیات کے لئے بیٹھا تو وہ میری ران پر چلتے ہوئے میری گردن پر چڑھ کر اس سے لپٹ گیا، جب میں نے سلام پھیرا تو اس کو نہ دیکھا۔

دوسرے دن میں جامع مسجد سے باہر میدان میں گیا تو ایک شخص کو دیکھا جس کی آنکھیں بلی کی طرح تھیں اور قد لمبا تھا تو میں نے جان لیا کہ یہ جن ہے اس نے مجھ سے کہا: ''میں وہی جن ہوں جس کو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کل رات دیکھا تھا میں نے بہت سے اولیاء کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو اس طرح آزمایا ہے جس طرح آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو آزمایا مگر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرح ان میں سے کوئی بھی ثابت قدم نہیں رہا، ان میں بعض وہ تھے جو ظاہر و باطن سے گھبرا گئے، بعض وہ تھے جن کے دل میں اضطراب ہوا اور ظاہر میں ثابت قدم رہے، بعض وہ تھے کہ ظاہر میں مضطرب ہوئے اور باطن میں ثابت قدم رہے لیکن میں نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دیکھا کہ آپ نہ ظاہر میں گھبرائے اور نہ ہی باطن میں۔'' اس نے مجھ سے سوال کیا کہ ''آپ مجھے اپنے ہاتھ پر توبہ کروائیں۔'' میں نے اسے توبہ کروائی۔'' (بہجۃ الاسرار، ذکر طریقہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ص ۱۶۸)

ادائے دستگیری:

حضرت سیدنا عبداللہ جبائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ '' میں ہمدان میں ایک شخص سے ملا جو دمشق کا رہنے والا تھا اس کا نام ''ظریف'' تھا ان کا کہنا ہے کہ ''میں بشر قرظی کو نیشا پور کے راستے میں ملا.. یا.. یہ کہا کہ خوارزم کے راستے میں ملا، اس کے ساتھ شکر کے چودہ اونٹ تھے اس نے مجھے بتایا کہ ہم ایسے جنگل میں اترے جو اس قدر خوفناک تھا کہ اس میں خوف کے مارے بھائی بھائی کے ساتھ نہیں ٹھہر سکتا تھا جب ہم نے شب کی ابتداء میں گٹھڑیوں کو اٹھایا تو ہم نے چار اونٹوں کو گم پایا جو سامان سے لدے

ہوئے تھے میں نے انہیں تلاش کیا مگر نہ پایا قافلہ تو چل دیا اور میں اپنے اونٹوں کو تلاش کرنے کے لئے قافلے سے جدا ہو گیا، ساربان نے میری امداد کی اور میرے ساتھ ٹھہر گیا، ہم نے ان کو تلاش کیا لیکن کہیں نہ پایا۔ جب صبح ہوئی تو مجھے حضرت سیدنا محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی کا فرمان یاد آیا کہ ''اگر تو سختی میں پڑے تو مجھ کو پکارنا تو تجھ سے مصیبت دور ہو جائے گی۔''

(میں نے یوں پکارا) اے شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ! میرے اونٹ گم ہو گئے، اے شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ! میرے اونٹ گم ہو گئے۔'' پھر میں نے آسمان کی طرف دیکھا تو صبح ہو چکی تھی جب روشنی ہو گئی تو میں نے ایک شخص کو ٹیلے پر دیکھا جس کے کپڑے انتہائی سفید تھے اس نے مجھ کو اپنی آستین سے اشارہ کیا کہ ''اوپر آؤ۔'' جب ہم ٹیلے پر چڑھے تو کوئی شخص نظر نہ آیا مگر وہ چاروں اونٹ ٹیلے کے نیچے جنگل میں بیٹھے تھے ہم نے ان کو پکڑ لیا اور قافلے سے جا ملے۔'' (المرجع السابق، ص۱۹۶)

روشن ضمیری:

حضرت امام شیخ ابوالبقا مکبری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ ''میں ایک روز حضرت سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی مجلس میں حاضر ہوا، میں پہلے کبھی حاضر نہ ہوا تھا اور نہ ہی کبھی آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا کلام سنا تھا، میں نے دل میں کہا کہ ''اس مجلس میں حاضر ہو کر اس عجمی کا کلام سنوں؟'' جب میں مدرسہ میں داخل ہوا اور دیکھا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا کلام شروع ہے تو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنا کلام موقوف فرما دیا اور فرمایا: ''اے آنکھوں اور دل کے اندھے! تو اس عجمی کے کلام کو کیا سنے گا؟'' تو میں نہ رہ سکا یہاں تک کہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے منبر کے قریب پہنچ گیا پھر میں نے اپنا

سر کھولا اور بارگاہِ غوثیت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ میں عرض کیا: ''یا حضرت! مجھے خرقہ پہنائیں۔'' تو حضرت سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے مجھے خرقہ پہنا کرارشاد فرمایا: ''اے عبداللہ! اگر اللہ تبارک وتعالٰی نے مجھے تمہارے انجام کی خبر نہ دی ہوتی تو تم ہلاک ہو جاتے۔''

(بہجۃ الاسرار، ذکر علمہ وتسمیۃ بعض شیوخہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ، ص ۲۱۱)

شیطان لعین کے شر سے محفوظ رہنا:

حضرت شیخ ابونصر موسٰی بن شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے ارشاد فرمایا: ''میں اپنے ایک سفر میں صحرا کی طرف نکلا اور چند دن وہاں ٹھہرا مگر مجھے پانی نہیں ملتا تھا جب مجھے پیاس کی سختی محسوس ہوئی تو ایک بادل نے مجھ پر سایہ کیا اور اُس میں سے مجھ پر بارش کے مشابہ ایک چیز گری، میں اس سے سیراب ہو گیا پھر میں نے ایک نور دیکھا جس سے آسمان کا کنارہ روشن ہو گیا اور ایک شکل ظاہر ہوئی جس سے میں نے ایک آواز سنی: ''اے عبدالقادر! میں تیرا رب ہوں اور میں نے تم پر حرام چیزیں حلال کر دی ہیں، تو میں نے اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم پڑھ کر کہا: ''اے شیطان لعین! دور ہو جا۔'' تو روشن کنارہ اندھیرے میں بدل گیا اور وہ شکل دھواں بن گئی پھر اس نے مجھ سے کہا: ''اے عبدالقادر! تم مجھ سے اپنے علم، اپنے رب عزوجل کے حکم اور اپنے مراتب کے سلسلے میں سمجھ بُوجھ کے ذریعے نجات پا گئے اور میں نے ایسے ستّر (۷۰) مشائخ کو گمراہ کر دیا۔'' میں نے کہا: ''یہ صرف میرے رب عزوجل کا فضل و احسان ہے۔'' شیخ ابونصر موسٰی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ'' آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے دریافت کیا گیا کہ'' آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے کس طرح جانا کہ وہ شیطان ہے؟'' آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ارشاد فرمایا: ''اُس کی اِس بات سے کہ'' بے شک میں نے تیرے لئے

حرام چیزوں کو حلال کر دیا۔'' (بہجۃ الاسرار، ذکرشی من اجوبتہ ممایدل علی قدم راسخ، ص ۲۲۸)

غریبوں اور محتاجوں پر رحم:

شیخ عبداللہ جبائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ''ایک مرتبہ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ ''میرے نزدیک بھوکوں کو کھانا کھلانا اور حسنِ اخلاق کامل زیادہ فضیلت والے اعمال ہیں۔'' پھر ارشاد فرمایا: ''میرے ہاتھ میں پیسہ نہیں ٹھہرتا، اگر صبح کو میرے پاس ہزار دینار آئیں تو شام تک ان میں سے ایک پیسہ بھی نہ بچے (کہ غریبوں اور محتاجوں میں تقسیم کردوں اور بھوکے لوگوں کو کھانا کھلا دوں۔) (قلائد الجواہر، ملخصاً ص ۸)

ان کے در سے کوئی خالی جائے ہوسکتا نہیں
ان کے دروازے کھلے ہیں ہر گدا کے واسطے

سخاوت کی ایک مثال:

ایک دفعہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک شخص کو کچھ مغموم اور افسردہ دیکھ کر پوچھا: ''تمہارا کیا حال ہے؟'' اس نے عرض کی: ''حضور والا! دریائے دجلہ کے پار جانا چاہتا تھا مگر ملاح نے بغیر کرایہ کے کشتی میں نہیں بٹھایا اور میرے پاس کچھ بھی نہیں۔'' اتنے میں ایک عقیدت مند نے حضور غوث پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر تیس دینار نذرانہ پیش کیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وہ تیس دینار اس شخص کو دے کر فرمایا: ''جاؤ! یہ تیس دینار اس ملاح کو دے دینا اور کہہ دینا کہ ''آئندہ وہ کسی غریب کو دریا عبور کرانے پر انکار نہ کرے۔'' (اخبار الاخیار، ص ۱۸)

مہمان نوازی:

روزانہ رات کو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا دستر خوان بچھایا جاتا تھا جس پر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے مہمانوں کے ہمراہ کھانا تناول فرماتے، کمزوروں کی مجلس میں تشریف فرما ہوتے، بیماروں کی عیادت فرماتے، طلب علم دین میں آنے والی تکالیف پر صبر کرتے۔

(بہجۃ الاسرار، ذکر شیٔ من شرائف اخلاقہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ص۲۰۰)

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ باطن کے حالات جان لیتے تھے:

حضرت شیخ ابومحمد الجونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ''ایک روز میں حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس وقت میں فاقہ کی حالت میں تھا اور میرے اہل وعیال نے بھی کئی دنوں سے کچھ نہیں کھایا تھا۔ میں نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو سلام عرض کیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سلام کا جواب دے کر فرمایا: '' اے الجونی! بھوک اللہ عزوجل کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے جس کو وہ دوست رکھتا ہے اس کو عطا فرما دیتا ہے۔'' (قلائد الجواہر، ص۵۷)

مصائب وآلام دور فرما دیتے:

حضرت شیخ ابوالقاسم عمر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ''جو کوئی مصیبت میں مجھ سے فریاد کرے یا مجھ کو پکارے تو میں اس کی مصیبت کو دور کردوں گا اور جو کوئی میرے وسیلے سے اللہ عزوجل سے اپنی حاجت طلب کرے گا تو اللہ عزوجل اس کی حاجت کو پورا فرما دے گا۔

(بہجۃ الاسرار، ذکر فضل اصحابہ وبشراہم، ص۱۹۷)

اسیروں کے مشکل کشا غوث اعظم
فقیروں کے حاجت روا غوث اعظم

عورت کی فریاد پر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مدد فرمانا:

ایک عورت حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مرید ہوئی، اس پر ایک فاسق شخص عاشق تھا، ایک دن وہ عورت کسی حاجت کے لئے باہر پہاڑ کے غار کی طرف گئی تو اس فاسق شخص کو بھی اس کا علم ہو گیا تو وہ بھی اس کے پیچھے ہو لیا حتیٰ کہ اس کو پکڑ لیا، وہ اس کے دامن عصمت کو ناپاک کرنا چاہتا تھا تو اس عورت نے بارگاہِ غوثیہ میں اس طرح استغاثہ کیا:

الغیاث یاغوث اعظم الغیاث یاغوث الثقلین
الغیاث یاشیخ محی الدین الغیاث یاسیدی عبدالقادر

اس وقت حضور سیدی غوث پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے مدرسہ میں وضو فرما رہے تھے آپ نے اس کی فریاد سن کر اپنی کھڑاؤں (لکڑی کے بنے ہوئے جوتے) کو غار کی طرف پھینکا وہ کھڑاویں اس فاسق کے سر پر لگنی شروع ہو گئیں حتیٰ کہ وہ مر گیا، وہ عورت آپ کی نعلین مبارک لے کر حاضرِ خدمت ہوئی اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس میں سارا قصہ بیان کر دیا۔ (تفریح الخاطر ص ۳۷)

غوث اعظم بمن بے سروساماں مددے
قبلہ دیں مددے کعبہ ایماں مددے

جانور بھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی فرمانبرداری کرتے:

حضرت ابوالحسن علی الازجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیمار ہوئے تو حضور غوث پاک رحمۃ اللہ

تعالیٰ علیہ ان کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُن کے گھر ایک کبوتری اور ایک قمری کو بیٹھے ہوئے دیکھا، حضرت ابوالحسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عرض کیا: ''حضوروالا (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)! یہ کبوتری چھ مہینے سے انڈے نہیں دے رہی اور قُمری (فاختہ) نو مہینے سے بولتی نہیں ہے تو حضورِ غوث پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کبوتری کے پاس کھڑے ہو کر اس سے فرمایا: ''اپنے مالک کو فائدہ پہنچاؤ۔'' اور قمری سے فرمایا کہ ''اپنے خالق عزوجل کی تسبیح بیان کرو۔'' تو قمری نے اسی دن سے بولنا شروع کر دیا اور کبوتری عمر بھر انڈے دیتی رہی۔ (بہجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ مرصعا بشی من عجائب، ص۱۵۳)

مریضوں کوشفاء دینا اور مردوں کو زندہ کرنا:

(۱) حضرت شیخ ابوسعید قیلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ القوی نے فرمایا: ''حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اللہ عزوجل کے اذن سے مادرزاد اندھوں اور برص کے بیماروں کو اچھا کرتے ہیں اور مردوں کو زندہ کرتے ہیں۔ (المرجع السابق، ص۱۲۴)

(۲) شیخ خضر الحسینی الموصلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضورغوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت اقدس میں تقریباً ۱۳ سال تک رہا، اس دوران میں نے آپ کے بہت سے خوارق وکرامات کو دیکھا ان میں سے ایک یہ ہے کہ جس مریض کو طبیب لاعلاج قرار دیتے تھے وہ آپ کے پاس آ کر شفایاب ہو جاتا، آپ اس کے لئے دعاء صحت فرماتے اور اس کے جسم پر اپنا ہاتھ مبارک پھیرتے تو اللہ عزوجل اسی وقت اس مریض کو صحت عطا فرما دیتا۔

(بہجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ مرصعا بشی من عجائب، ص۱۴۷)

دریاؤں پر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی حکومت:

ایک دفعہ دریائے دجلہ میں زوردار سیلاب آ گیا، دریا کی طغیانی کی شدت کی وجہ سے لوگ ہراساں اور پریشان ہو گئے اور حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مدد طلب کرنے لگے حضرت نے اپنا عصاء مبارک پکڑا اور دریا کی طرف چل پڑے اور دریا کے کنارے پر پہنچ کر آپ نے عصاء مبارک کو دریا کی اصلی حد پر نصب کر دیا اور دریا کو فرمایا کہ ''بس یہیں تک۔'' آپ کا فرمانا ہی تھا کہ اسی وقت پانی کم ہونا شروع ہو گیا اور آپ کے عصاء مبارک تک آ گیا۔'' (بہجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ مرصعا بشی من عجائب، ص۱۵۳)

بچایا تھا پہلے تو ڈوبے ہوؤں کو
اور اب ڈوبتوں کو بچا غوث اعظم

اولادِ نرینہ نصیب ہوگئی:

حضرت شاہ ابو المعالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں ایک شخص نے حضرت سیدنا غوث پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہو کر عرض کیا: ''آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس دربار میں حاجتیں پوری ہوتی ہیں اور یہ نجات پانے کی جگہ ہے پس میں اس بارگاہ میں ایک لڑکا طلب کرنے کی التجا کرتا ہوں۔'' تو سرکارِ بغداد، حضورِ غوث پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا: ''میں نے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا کر دی ہے کہ اللہ عزوجل تجھے وہ چیز عطا فرمائے جو تو چاہتا ہے۔''

وہ آدمی روزانہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس شریف میں حاضر ہونے لگا، قادر

مطلق کے حکم سے اس کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی، وہ شخص لڑکی کو لے کر خدمت اقدس میں حاضر ہوکر عرض کرنے لگا: ''حضور والا (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)! ہم نے تو لڑکے کے متعلق عرض کیا تھا اور یہ لڑکی ہے۔'' تو حضرت سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا: ''اس کو لپیٹ کر اپنے گھر لے جاؤ اور پھر پردہ غیب سے قدرت کا کرشمہ دیکھو۔'' تو وہ حسب ارشاد اس کو لپیٹ کر گھر لے آیا اور دیکھا تو قدرت الٰہی عزوجل سے بجائے لڑکی کے لڑکا پایا۔'' (تفریح الخاطر، ص۱۸)

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دعا کی تاثیر:

ابوالسعود الحریمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ ابوالمظفر حسن بن نجم تاجر نے شیخ حماد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا: ''حضور والا! میرا ملک شام کی طرف سفر کرنے کا ارادہ ہے اور میرا قافلہ بھی تیار ہے، سات سو دینار کا مالِ تجارت ہمراہ لے جاؤں گا۔'' تو شیخ حماد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ''اگر تم اس سال سفر کرو گے تو تم سفر میں ہی قتل کر دیئے جاؤ گے اور تمہارا مال واسباب لوٹ لیا جائے گا۔''

وہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد سن کر مغموم حالت میں باہر نکلا تو حضرت سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ملاقات ہوگئی اس نے شیخ حماد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد سنایا تو آپ نے فرمایا اگر تم سفر کرنا چاہتے ہو تو جاؤ تم اپنے سفر سے صحیح وتندرست واپس آ ؤ گے، میں اس کا ضامن ہوں۔'' آپ کی بشارت سن کر وہ تاجر سفر پر چلا گیا اور ملک شام میں جا کر ایک ہزار دینار کا اس نے اپنا مال فروخت کیا اس کے بعد وہ تاجر اپنے کسی کام کے لئے حلب چلا گیا، وہاں ایک مقام پر اس نے اپنے ہزار دینار رکھ دیئے اور رکھ کر دیناروں کو بھول گیا اور حلب میں اپنی قیام گاہ پر آ گیا، نیند کا غلبہ تھا کہ آتے ہی سو گیا،

خواب میں کیا دیکھتا ہے کہ عرب بدوؤں نے اس کا قافلہ لوٹ لیا ہے اور قافلے کے کافی آدمیوں کو قتل بھی کر دیا ہے اور خود اس پر بھی حملہ کر کے اس کو مار ڈالا ہے، گھبرا کر بیدار ہوا تو اسے اپنے دینار یاد آ گئے فوراً دوڑتا ہوا اس جگہ پر پہنچا تو دینار وہاں ویسے ہی پڑے ہوئے مل گئے، دینار لے کر اپنی قیام گاہ پر پہنچا اور واپسی کی تیاری کر کے بغداد لوٹ آیا۔

جب بغداد شریف پہنچا تو اس نے سوچا کہ پہلے حضرت شیخ حماد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوں کہ وہ عمر میں بڑے ہیں یا حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوں کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے میرے سفر کے متعلق جو فرمایا تھا بالکل درست ہوا ہے اسی سوچ و بچار میں تھا کہ حسن اتفاق سے شاہی بازار میں حضرت شیخ حماد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اس کی ملاقات ہوگئی تو آپ نے اس کو ارشاد فرمایا کہ ''پہلے حضور غوث پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضری دو کیوں کہ وہ محبوب سبحانی ہیں انہوں نے تمہارے حق میں سَتّر (۷۰) مرتبہ دعا مانگی ہے یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے تمہارے واقعہ کو بیداری سے خواب میں تبدیل فرما دیا اور مال کے ضائع ہونے کو بھول جانے سے بدل دیا۔ جب تاجر غوث الثقلین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ ''جو کچھ شیخ حماد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شاہی بازار میں تجھ سے بیان فرمایا ہے بالکل ٹھیک ہے کہ میں نے سَتّر (۷۰) مرتبہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں تمہارے لئے دعا کی کہ وہ تمہارے قتل کے واقعہ کو بیداری سے خواب میں تبدیل فرما دے اور تمہارے مال کے ضائع ہونے کو صرف تھوڑی دیر کے لئے بھول جانے سے بدل دے۔''

(بہجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ مرصعا بشی من عجائب، ص۶۴)

بیداری میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت:

ایک دن حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان فرما رہے تھے اور شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کو نیند آ گئی حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے اہل مجلس سے فرمایا خاموش رہو اور آپ منبر سے نیچے اتر آئے اور شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے باادب کھڑے ہو گئے اور ان کی طرف دیکھتے رہے۔

جب شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خواب سے بیدار ہوئے تو حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان سے فرمایا کہ ''آپ نے خواب میں تاجدار مدینہ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہے؟'' انہوں نے جواب دیا: ''جی ہاں۔'' آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ''میں اسی لئے باادب کھڑا ہو گیا تھا پھر آپ نے پوچھا کہ ''نبی پاک، صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو کیا نصیحت فرمائی؟'' تو کہا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ''آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضری کو لازم کرلو۔''

بعدازیں لوگوں نے شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے دریافت کیا کہ ''حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس فرمان کا کیا مطلب تھا کہ ''میں اسی لئے باادب کھڑا ہو گیا تھا۔'' تو شیخ علی بن ہیتی علیہ رحمۃ اللہ الباری نے فرمایا: ''میں جو کچھ خواب میں دیکھ رہا تھا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس کو بیداری میں دیکھ رہے تھے۔''

(بہجۃ الاسرار ذکر فصول من کلامہ مرصعا بشی من عجائب، ص ۵۸)

ڈوبی ہوئی بارات:

ایک بار سرکار بغداد حضور سیدنا غوث پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دریا کی طرف تشریف

لے گئے وہاں ایک ۹۰سال کی بڑھیا کو دیکھا جوزاروقطار رورہی تھی ،ایک مرید نے بارگاہِ غوثیت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ میں عرض کیا:''مرشدی!اس ضعیفہ کا اکلوتا خوبرو بیٹا تھا، بیچاری نے اس کی شادی رچائی دولہا نکاح کر کے دلہن کو اسی دریا میں کشتی کے ذریعے اپنے گھر لارہا تھا کہ کشتی الٹ گئی اور دولہا دلہن سمیت ساری بارات ڈوب گئی ،اس واقعہ کو آج بارہ سال گزر چکے ہیں مگر ماں کا جگر ہے، بے چاری کا غم جاتا نہیں ہے، یہ روزانہ یہاں دریا پر آتی ہے اور بارات کو نہ پا کر رودھو کر چلی جاتی ہے۔''حضورِ غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو اس ضعیفہ پر بڑا ترس آیا، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں ہاتھ اٹھادیئے، چند منٹ تک کچھ ظہور نہ ہوا، بے تاب ہوکر بارگاہِ الٰہی عزوجل میں عرض کی: ''یااللہ عزوجل!اس قدر تاخیر کی کیا وجہ ہے؟''ارشاد ہوا:''اے میرے پیارے!یہ تاخیر خلافِ تقدیر نہیں ہے، ہم چاہتے تو ایک حکم ''کُــنْ'' سے تمام زمین وآسمان پیدا کر دیتے مگر بمقتضائے حکمت چھ دن میں پیدا کئے، بارات کو ڈوبے ہوئے بارہ سال ہو چکے ہیں، اب نہ وہ کشتی باقی رہی ہے نہ ہی اس کی کوئی سواری، تمام انسانوں کا گوشت وغیرہ بھی دریائی جانور کھاچکے ہیں، ریزہ ریزہ کو اجزائے جسم میں اکٹھا کروا کر دوبارہ زندگی کے مرحلے میں داخل کر دیا ہے اب ان کی آمد کا وقت ہے۔''ابھی یہ کلام اختتام کو بھی نہ پہنچا تھا کہ یکا یک وہ کشتی اپنے تمام تر ساز وسامان کے ساتھ بمع دولہا، دلہن و باراتی سطحِ آب پر نمودار ہوگئی اور چند ہی لمحوں میں کنارے آ لگی ،تمام باراتی سرکار بغداد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے دعائیں لے کر خوشی خوشی اپنے گھر پہنچے،اس کرامت کو سن کر بے شمار کفّار نے آ آ کر سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے دستِ حق پرست پر اسلام قبول کیا۔

(سلطان الاذکار فی مناقب غوث الابرار)

نکالا ہے پہلے تو ڈوبے ہوؤں کو

اور اب ڈوبتوں کو بچا غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی یہ کرامت اس قدر تواتر کے ساتھ بیان کی گئی ہے کہ صدیاں گزر جانے کے باوجود برصغیر پاک و ہند کے گوشے گوشے میں اس کی گونج سنائی دیتی ہے۔ (الحمدللہ عزوجل)

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے اس واقعہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا: ''اگرچہ (یہ روایت) نظر سے نہ گزری مگر زبان پر مشہور ہے اور اس میں کوئی امر خلافِ شرع نہیں، اس کا انکار نہ کیا جائے۔

(فتاویٰ رضویہ جدید، ج۲۹، ۶۲۹)



اولیاء کرام علیہم الرحمۃ کا آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے اظہارِ عقیدت

حضرت شیخ ابوعمرو عثمان بن مرزوق قرشی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ ''شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ہمارے شیخ، امام اور سید ہیں اوران سب کے سردار ہیں جو کہ اس زمانہ میں اللہ عزوجل کے راستہ پر چلتے ہیں یا جن کو حال دیا گیا، سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ان کے احوال کی منزلوں میں امام ہیں، اللہ عزوجل کے سامنے ہمارے کھڑے ہونے میں امام ہیں، اس زمانے کے اولیاء اور تمام بلند مراتب والوں سے اس بات کا سختی سے عہد لیا گیا کہ ''ان کے قول کی طرف رجوع کریں اوران کے مقام کا ادب کریں۔''

(بہجۃ الاسرار، ذکر احترام المشایخ والعلماء لہ وثنائہم علیہ، ص۴۳۲)

میرا یہ قدم ہر ولی کی گردن پر ہے:

حافظ ابوالعز عبدالمغیث بن ابوحرب البغدادی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ بغداد میں حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی رباط حلبہ میں حاضر تھے اس وقت ان کی مجلس میں عراق کے اکثر مشائخ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم حاضر تھے۔اور آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ ان سب حضرات کے سامنے وعظ فرما رہے تھے کہ اسی وقت آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا ''قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہ'' یعنی میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے''۔ یہ سن کر حضرت سیدنا شیخ علی بن الہیتی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اٹھے اور منبر شریف کے پاس جا کر آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا قدم مبارک اپنی گردن پر رکھ لیا۔ بعد ازیں (یعنی ان کے بعد) تمام حاضرین نے آگے بڑھ کر اپنی گردنیں جھکا دیں۔

(بہجۃ الاسرار، ذکر من حضر من المشائخ...الخ،۲۱، ملخصاً)

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا　　اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا
سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا　　اولیاء ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا

(۱)......خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ:

جس وقت حضور سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے بغداد مقدس میں ارشاد فرمایا: ''قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ یعنی میرا یہ قدم اللہ عزوجل کے ہر ولی کی گردن پر ہے۔'' تو اس وقت خواجہ غریب نواز سیدنا معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اپنی جوانی کے دنوں میں ملک خراسان کے دامن کوہ میں عبادت کرتے تھے وہاں بغداد شریف میں ارشاد ہوتا ہے اور یہاں غریب نواز رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنا سر جھکایا اور اتنا جھکایا کہ سر مبارک زمین تک پہنچا اور فرمایا: ''بَلْ قَدَمَاکَ عَلٰی رَاْسِیْ وَعَیْنِیْ بلکہ آپ کے دونوں قدم میرے سر پر ہیں اور میری آنکھوں پر ہیں۔''
(سیرت غوث الثقلین رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ، ص ۸۹)

معلوم ہوا کہ حضور غریب نواز قدس سرہ العالی سلطان الہند ہوئے اور یہاں تمام اولیائے عہد و مابعد آپ کے محکوم اور حضور غوث پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ان پر سلطان کی طرح حاکم ٹھہرے۔''

نہ کیوں کر سلطنت دونوں جہاں کی ان کو حاصل ہو
سروں پر اپنے لیتے ہیں جو تلوا غوث اعظم کا

(۲)......شیخ احمد رفاعی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ:

جب حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی

رَقَبَةِ کُلِّ وَلِيِّ اللّٰهِ فرمایا تو شیخ احمد رفاعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی گردن کو جھکا کر عرض کیا: ''عَــلٰــی رَقَبَتِــیْ یعنی میری گردن پر بھی آپ کا قدم ہے۔'' حاضرین نے عرض کیا: ''حضور والا! آپ یہ کیا فرما رہے ہیں؟'' تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ ''اس وقت بغداد میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی نے قَـدَمِـیْ هٰـذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِيِّ اللّٰهِ کا اعلان فرمایا ہے اور میں نے گردن جھکا کر تعمیل ارشاد کی ہے۔''

(بہجۃ الاسرار، ذکر من حنا راسہ من المشائخ عند ما قال ذلک، ص۳۳)

سروں پر لیتے ہیں جسے تاج والے
تمہارا قدم ہے وہ یا غوث اعظم

(۳)......خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قول: ''قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِيِّ اللّٰهِ'' کے متعلق دریافت کیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا: ''بَلْ عَلٰی عَیْنِیْ یعنی گردن تو درکنار آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قدم مبارک تو میری آنکھوں پر ہے۔'' (تفریح الخاطر ص۲۰)

(۴)......شیخ ماجد الکردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ''جب سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قَـدَمِـیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِيِّ اللّٰهِ ارشاد فرمایا تھا تو اس وقت کوئی اللہ عزوجل کا ولی زمین پر ایسا نہ تھا کہ جس نے تواضع کرتے ہوئے اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اعلیٰ مرتبے کا اعتراف کرتے ہوئے گردن نہ جھکائی ہو تمام دنیائے عالم کے صالح جنات کے وفد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دروازے پر حاضر تھے اور سب کے سب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دستِ

مبارک پر تائب ہو کر واپس پلٹے۔'' (بہجۃ الاسرار، ذکر اخبار المشایخ بالکشف عن ہیئۃ الحال...ص۲۵)

(۵)......سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق:

شیخ خلیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سرورِ کائنات، فخرِ موجودات، باعثِ تخلیق کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا کہ ''حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ کا اعلان فرمایا ہے۔'' تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''صَدَقَ الشَّیْخُ عَبْدُالْقَادِرِفَکَیْفَ لَاوَھُوَ الْقُطْبُ وَاَنَا اَرْعَاہُ یعنی شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سچ کہا ہے اور یہ کیوں نہ کہتے جب کہ وہ قطبِ زمانہ اور میری زیرِ نگرانی ہیں۔'' (المرجع السابق،ص۲۷)

(۶)......شیخ حیات بن قیس الحرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ۳ رمضان المبارک ۵۷۹ء میں جامع مسجد میں ارشاد فرمایا کہ ''جب حضور پُر نور غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ کا اعلان فرمایا' تو اللہ عزوجل نے تمام اولیاء اللہ کے دلوں کو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ارشاد کی تعمیل پر گردنیں جھکانے کی برکت سے منور فرما دیا اور ان کے علوم اور حال و احوال میں اسی برکت سے زیادتی اور ترقی عطا فرمائی۔'' (بہجۃ الاسرار، ذکر من حنا راسہ من المشایخ عند ما قال ذلک،ص۳۰)

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا
سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا
اولیاء ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا
جو ولی قبل تھے یا بعد ہوئے یا ہوں گے
سب ادب رکھتے ہیں دل میں مرے آقا تیرا

مریدوں سے محبت

حضور سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ''اِنَّ یَدِیْ عَلٰی مُرِیْدِیْ کَالسَّمَآءِ عَلَی الْاَرْضِ یعنی بے شک میرا ہاتھ میرے مرید پر ایسا ہے جیسے زمین پر آسمان ہے۔'' (بہجۃ الاسرار، ذکر فضل اصحابہ وبشراہم، ص۱۹۳)

اور فرماتے ہیں: ''اِنْ لَّمْ یَکُنْ مُرِیْدِیْ جَیِّدًا فَاَنَا جَیِّدٌ یعنی اگر میرا مرید عمدہ نہیں تو کیا ہوا میں (یعنی اُس کا آقا عبدالقادر) تو اچھا ہوں۔'' (المرجع السابق)

خدا کے فضل سے ہم پر ہے سایہ غوث اعظم کا
ہمیں دونوں جہاں میں ہے سہارا غوث اعظم کا
مریدی لاتخف کہہ کر تسلی دی غلاموں کو
قیامت تک رہے بے خوف بندہ غوث اعظم کا

اپنے مریدوں کے ظاہر وباطن سے باخبر:

حضور پرنور سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ''تمہارا ظاہر وباطن میرے سامنے آئینہ ہے اگر شریعت کی روک میری زبان پر نہ ہوتی تو میں تم کو بتاتا کیا کھاتے ہو اور کیا پیتے ہو اور کیا جمع کر کے رکھتے ہو۔''

(بہجۃ الاسرار، ذکر کلمات اخبر بھا عن نفسہ محدثا بنعمۃ ربہ، ص۵۵)

ہمارا ظاہرو باطن ہے ان کے آگے آئینہ
کسی شے سے نہیں عالم میں پردہ غوث اعظم کا

قادریوں کے لئے بشارت:

حضرت شیخ ابوعبداللہ محمد بن قایداوانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ''حضرت

سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی غوث پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے مریدین کے لئے اس بات کے ضامن ہیں کہ ان میں سے کوئی شخص بغیر توبہ کے نہ مرے گا اور ان کو یہ فضیلت دی گئی ہے کہ ان کے مرید اور سات پشت تک ان کے مریدوں کے مرید جنت میں داخل ہوں گے۔'' (بہجۃ الاسرار، ذکر فضل اصحابہ وبشراہم، ص۱۹۱)

سات پشتوں تک مریدوں پر نظر کرم:

سرکار بغداد حضور غوث پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ: ''میں اپنے مرید کے مریدوں کا سات پشت تک ہر ایک امر کا ذمہ دار ہوں اور اگر میرے مرید کا سِتر مشرق میں کھل جائے اور میں مغرب میں ہوں تو اس کو چھپاتا ہوں۔''

(بہجۃ الاسرار، ذکر فضل اصحابہ وبشراہم، ص۱۹۱)

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے صدقے میں جنت ملے گی:

حضرت شیخ ابوالحسن علی قرشی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت پیرانِ پیر روشن ضمیر، غوث اعظم دستگیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ''مجھے ایک کاغذ دیا گیا جو اتنا بڑا تھا کہ جہاں تک نگاہ پہنچے اس میں میرے اصحاب اور مریدین کے نام تھے جو قیامت تک ہونے والے تھے اور مجھ سے کہا گیا کہ ''سب کو تمہارے صدقے بخش دیا گیا۔''

(المرجع السابق، ص۱۹۳)

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا کوئی مرید دوزخ میں نہیں جائے گا:

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی، قطب ربانی، شہنشاہ بغداد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ''میں نے دوزخ کے داروغہ حضرت مالک علیہ السلام سے دریافت کیا کہ ''کیا تمہارے پاس میرا کوئی مرید ہے۔'' انہوں نے کہا: ''نہیں۔'' آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے

فرمایا: ''مجھے میرے معبود عزوجل کی عزت وجلال کی قسم! میرا ہاتھ میرے مرید پر ایسا ہے جس طرح آسمان زمین کے اوپر ہے اگر میرا مرید عمدہ نہیں تو کیا ہوا میں تو عمدہ ہوں۔''

پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ''مجھے اپنے رب عزوجل کی عزت وجلال کی قسم! میرے قدم میرے رب عزوجل کے سامنے برابر رُکے رہیں گے یہاں تک کہ مجھ کو اور تم کو جنت کی طرف لے جائیں گے۔'' (بہجۃ الاسرار، ذکر فضل اصحابہ وبشراھم، ص۱۹۳)

قادریوں کو مرنے سے پہلے توبہ کی بشارت:

شیخ ابوسعود عبداللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں: ''ہمارے شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے مریدوں کے لئے قیامت تک اس بات کے ضامن ہیں کہ ان میں سے کوئی بھی توبہ کئے بغیر نہیں مرے گا۔''

(بہجۃ الاسرار، ذکر فضل اصحابہ وبشراھم، ص۱۹۱)

مریدی لَاتَخَفْ:

حضور سیدنا شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قصیدہ غوثیہ میں اپنے مریدوں کو دلاسا دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

مُرِیْدِیْ لَاتَخَفْ اَللّٰہُ رَبِّیْ
عَطَانِیْ رِفْعَۃً نِلْتُ الْمَنَالِ

اے میرے مرید! تو مت ڈر، اللہ کریم میرا رب ہے، اس نے مجھے رفعت و بلندی عطا فرمائی ہے اور میں اپنی امیدوں کو پہنچتا ہوں۔

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰہِ جَمْعًا
کَخَرْدَلَۃٍ عَلٰی حُکْمِ التِّصَالِ

اللہ عزوجل کے تمام شہر اور ملک میری نگاہ میں رائی کے دانہ کی طرح ہیں اور میرے حکم اتصال میں ہیں۔(قصیدہ غوثیہ، ص۱)

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نسبت کا فائدہ:

حضرت بزار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قطب ربانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے عرض کیا گیا کہ ''کوئی شخص آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام لیتا ہے لیکن نہ تو اس نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بیعت کی ہے اور نہ ہی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا خرقہ پہنا ہے تو کیا وہ آپ کا مرید کہلا سکتا ہے؟'' یہ سن کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ''جو شخص میری طرف منسوب ہو اور میرا نام لے اللہ عزوجل کے ہاں وہ مقبول ہوگا اور اللہ عزوجل اس پر مہربان ہوگا اگرچہ وہ برے عمل ہی کیوں نہ کرتا ہو اور وہ میرا مرید ہے، بے شک میرے رب عزوجل نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میرے مریدوں اور میرے ہم مذہبوں اور میرے دوستوں کو جنت میں داخل کرے گا۔'' (المرجع السابق)

چار مشائخ رحمہم اللہ تعالیٰ زندوں کی طرح تصرف کرتے ہیں:

حضرت شیخ علی بن الہیتی نے کہا کہ ''میں نے چار مشائخ کو دیکھا ہے جو اپنی قبور میں ایسا تصرف کرتے ہیں جس طرح کہ زندہ کرتا ہے (۱) شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۲) حضرت شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۳) حضرت شیخ عقیل منجبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۴) حضرت شیخ حیا بن قیس حرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔ (بہجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ، ص۱۲۴)

عقیدت مند کے لئے قبر سے باہر تشریف لے آئے:

کسی شہر میں حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ النورانی کا ایک عقیدت

مند رہتا تھا اس نے سلسلہ عالیہ قادریہ میں داخل ہونے کا ارادہ بھی کر رکھا تھا اسی غرض سے ایک روز وہ دور دراز کا سفر طے کر کے بغداد شریف پہنچا تو اس کو معلوم ہوا کہ حضرت سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا انتقال ہو چکا ہے۔

آخر اس نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی قبر مبارک کی زیارت کرنے کا ارادہ کیا اور قبر مبارک پر حاضر ہو کر آداب زیارت بجالایا، تو کیا دیکھتا ہے کہ حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی قبر شریف سے نکلے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی توجہ سے نوازا اور اپنے سلسلہ عالیہ قادریہ میں داخل فرمالیا۔ (تفریح الخاطر، ص ۱۸۹)

مَدَنی مشورہ

جو کسی کا مُرید نہ ہو اُس کی خدمت میں مَدَنی مشورہ ہے کہ وہ حضور سیدنا غوثِ اعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سلسلے کے عظیم بزرگ شیخ طریقت امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ کا مُرید ہو جائے۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ قطبِ مدینہ، میزبانِ مہمانانِ مدینہ حضرت سیدنا ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید اور حضرت مولانا عبدالسلام قادری علیہ رحمۃ اللہ الھادی کے خلیفہ ہیں۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ کو شارح بخاری، فقیہ اعظم ہند مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سلاسلِ اربعہ قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ اور سہروردیہ کی خلافت و کتب و احادیث وغیرہ کی اجازت بھی عطا فرمائی، جانشین و شہزادہ قطبِ مدینہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن اشرفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی اپنی خلافت اور حاصل شدہ اسانید و اجازات سے نوازا ہے۔ دنیائے اسلام کے اور بھی کئی اکابر علماء و مشائخ مثلاً مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی وقار الدین قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بھی آپ دامت برکاتہم العالیہ کو خلافت حاصل ہے۔

امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ میں مُرید کرتے ہیں، اور قادری سلسلے کی تو کیا بات ہے! شیخ ابوسعود عبداللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں: ''ہمارے شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے مریدوں کے لئے قیامت تک اس بات کے ضامن ہیں کہ ان میں سے کوئی بھی توبہ کئے بغیر نہیں مرے گا۔''

(بہجۃ الاسرار، ذکر فضل اصحابہ وبشراھم، ص۱۹۱)

مگر یہ بات ذہن میں رہے! کہ چونکہ حضور غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مُرید بننے میں ایمان کے تحفظ، مرنے سے پہلے توبہ کی توفیق، جہنم سے آزادی اور دُخولِ جنت جیسے عظیم منافع متوقع ہیں۔ لہٰذا شیطان آپ کو مُرید بننے سے روکنے کی بھرپور کوشش کرے گا۔ آپ کے دل میں خیال آئے گا، میں ذرا ماں باپ سے پوچھ لوں، دوستوں کا بھی مشورہ لے لوں، ذرا نماز کا پابند بن جاؤں، ابھی جلدی کیا ہے، ذرا مُرید بننے کے قابل تو ہو جاؤں، پھر مُرید بھی بن جاؤں گا۔ میرے پیارے اسلامی بھائی! کہیں قابل بننے کے انتظار میں موت نہ آسنبھالے، لہٰذا مُرید بننے میں تاخیر نہیں کرنی چاہئے۔ یقیناً مُرید ہونے میں نقصان کا کوئی پہلو ہی نہیں، دونوں جہاں میں ان شاءاللہ عزوجل فائدہ ہی فائدہ ہے۔

شجرہ عالیہ:

الحمدللہ عزوجل امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے ایک بہت ہی پیارا ''شجرہ شریف'' بھی مرتب فرمایا ہے۔ جس میں گناہوں سے بچنے کے لئے، کام اٹک جائے تو اس وقت، اور روزی میں بَرَکت کے لئے کیا کیا پڑھنا چاہیے، جادو ٹونے سے حفاظت کے لئے کیا کرنا چاہیے، اسی طرح کے اور بھی بہت سے ''اَوراد'' لکھے ہیں۔

اس شجرے کو صرف وہی پڑھ سکتے ہیں، جو امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے ذریعے قادری رضوی عطاری سلسلے میں مُرید یا طالب ہوتے ہیں۔ لہٰذا اپنے گھر کے

ایک ایک فرد بلکہ اگر ایک دن کا بچہ بھی ہو تو اسے بھی سرکار غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سلسلے میں مرید کروا کر قادری رضوی عطاری بنوادیں۔ بلکہ امّت کی خیر خواہی کے پیش نظر، جہاں آپ خود امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ سے مُرید ہونا پسند فرمائیں وہاں انفرادی کوشش کے ذریعے اپنے عزیز واَقرباء اور اہل خانہ، دوست احباب و دیگر مسلمانوں کو بھی ترغیب دلا کر مُرید کروادیں۔

مُرید بننے کا طریقہ

بہت سے اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں، اس بات کا اظہار کرتے رہتے ہیں کہ ہم امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ سے مُرید یا طالب ہونا چاہتے ہیں مگر ہمیں طریقہ کار معلوم نہیں۔ ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ یہ اپنا اور جن کو مُرید یا طالب بنوانا چاہتے ہیں ان کا نام، ایک صفحے پر ترتیب وار بمع ولدیت وعمر لکھ کر عالمی مرکز فیضان مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی کراچی مکتب نمبر 6 کے پتے پر روانہ فرمادیں، ان شاء اللہ عزوجل انہیں بھی سلسلہ قادِریہ رَضویہ عطّاریہ میں داخل کرلیا جائے گا۔ اس کے لئے نام لکھنے کا طریقہ بھی سمجھ لیں۔

اگر لڑکی ہو تو نام اس طرح لکھیں: میمونہ بنتِ علی رضا عمر تقریباً تین ماہ

اور اگر لڑکا ہو تو: محمد امین بن محمد موسیٰ عمر تقریباً سات سال

مدینہ: اپنا مکمل پتا لکھنا ہرگز نہ بھولیں (پتا انگریزی کے کیپٹل حروف میں لکھیں)

E.Mail:Attar@dawateislami.net



ملفوظاتِ غوث اعظم رحمة الله تعالیٰ علیه

اللہ عزوجل کی اطاعت کرو:

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قطب ربانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ''اللہ عزوجل کی نافرمانی نہیں کرنی چاہیے اور سچائی کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیئے، اس بات پر یقین رکھنا چاہیے کہ تو اللہ عزوجل کا بندہ ہے اور اللہ عزوجل ہی کی ملکیت میں ہے، اس کی کسی چیز پر اپنا حق ظاہر نہیں کرنا چاہیے بلکہ اُس کا ادب کرنا چاہیے کیوں کہ اس کے تمام کام صحیح و درست ہوتے ہیں، اللہ عزوجل کے کاموں کو مقدم سمجھنا چاہیے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہر قسم کے امور سے بے نیاز ہے اور وہ ہی نعمتیں اور جنت عطا فرمانے والا ہے، اور اس کی جنت کی نعمتوں کا کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا کہ اس نے اپنے بندوں کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے کیا کچھ چھپا رکھا ہے، اس لئے اپنے تمام کام اللہ عزوجل ہی کے سپرد کرنا چاہیے، اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنا فضل ونعمت تم پر پورا کرنے کا عہد کیا ہے اور وہ اسے ضرور پورا فرمائے گا۔

بندے کا شجرِ ایمانی اس کی حفاظت اور تحفظ کا تقاضا کرتا ہے، شجرِ ایمانی کی پرورش ضروری ہے، ہمیشہ اس کی آبیاری کرتے رہو، اسے (نیک اعمال کی) کھاد دیتے رہو تا کہ اس کے پھل پھولیں اور میوے برقرار رہیں اگر یہ میوے اور پھل گر گئے تو شجرِ ایمانی ویران ہو جائے گا اور اہلِ ثروت کے ایمان کا درخت حفاظت کے بغیر کمزور ہے لیکن تفکرِ ایمانی کا درخت پرورش اور حفاظت کی وجہ سے طرح طرح کی نعمتوں سے فیضیاب ہے، اللہ عزوجل اپنے احسان سے لوگوں کو توفیق عطا فرماتا ہے اور ان کو ارفع و

اعلیٰ مقام عطا فرماتا ہے۔'' اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کر، سچائی کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑ اور اس کے دربار میں عاجزی سے معذرت کرتے ہوئے اپنی حاجت دکھاتے ہوئے عاجزی کا اظہار کر، آنکھوں کو جھکاتے ہوئے اللہ عزوجل کی مخلوق کی طرف سے توجہ ہٹا کر اپنی خواہشات پر قابو پاتے ہوئے دنیا وآخرت میں اپنی عبادت کا بدلہ نہ چاہتے ہوئے اور بلند مقام کی خواہشات دل سے نکال کر رب العالمین عزوجل کی عبادت و ریاضت کرنے کی کوشش کرو۔ (فتوح الغیب مع قلائد الجواہر، ص۴۴)

ایک مومن کو کیسا ہونا چاہیے؟

حضور سیدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی کا فرمان عالی شان ہے: ''محبت الٰہی عزوجل کا تقاضا ہے کہ تو اپنی نگاہوں کو اللہ عزوجل کی رحمت کی طرف لگا دے اور کسی کی طرف نگاہ نہ ہو یوں کہ اندھوں کی مانند ہو جائے، جب تک تو غیر کی طرف دیکھتا رہے گا اللہ عزوجل کا فضل نہیں دیکھ پائے گا پس تو اپنے نفس کو مٹا کر اللہ عزوجل ہی کی طرف متوجہ ہو جا، اس طرح تیرے دل کی آنکھ فضلِ عظیم کی جانب کھل جائے گی اور تو اِس کی روشنی اپنے سر کی آنکھوں سے محسوس کرے گا اور پھر تیرے اندر کا نور باہر کو بھی منور کر دے گا، عطائے الٰہی عزوجل سے تُو راحت وسکون پائے گا اور اگر تُو نے نفس پر ظلم کیا اور مخلوق کی طرف نگاہ کی تو پھر اللہ عزوجل کی طرف سے تیری نگاہ بند ہو جائے گی اور تجھ سے فضلِ خداوندی رُک جائے گا۔''

تو دنیا کی ہر چیز سے آنکھیں بند کر لے اور کسی چیز کی طرف نہ دیکھ جب تک تُو چیز کی طرف متوجہ رہے گا تو اللہ عزوجل کا فضل اور قرب کی راہ تجھ پر نہیں کھلے گی، توحید، قضائے نفس، محویت ذات کے ذریعے دوسرے راستے بند کر دے تو تیرے دل میں اللہ

تعالٰی کے فضل کا عظیم دروازہ کھل جائے گا تو اسے ظاہری آنکھوں سے دل، ایمان اور یقین کے نور سے مشاہدہ کرے گا۔

مزید فرماتے ہیں: تیرا نفس اور اعضاء غیر اللہ کی عطا اور وعدہ سے آرام وسکون نہیں پاتے بلکہ اللہ تعالٰی کے وعدے سے آرام وسکون پاتے ہیں۔

(فتوح الغیب مع قلائد الجواہر، ص۱۰۳)

اللہ عزوجل کے ولی کا مقام:

شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی کا ارشاد مبارک ہے: ''جب بندہ مخلوق، خواہشات، نفس، ارادہ، اور دنیا و آخرت کی آرزوؤں سے فنا ہوجاتا ہے تو اللہ عزوجل کے سوا اس کا کوئی مقصود نہیں ہوتا اور یہ تمام چیز اس کے دل سے نکل جاتی ہیں تو وہ اللہ عزوجل تک پہنچ جاتا ہے، اللہ عزوجل اسے محبوب ومقبول بنالیتا ہے اس سے محبت کرتا ہے اور مخلوق کے دل میں اس کی محبت پیدا کردیتا ہے۔ پھر بندہ ایسے مقام پر فائز ہوجاتا ہے کہ وہ صرف اللہ عزوجل اور اس کے قرب کو محبوب رکھتا ہے اس وقت اللہ تعالٰی کا خصوصی فضل اس پر سایہ فگن ہوجاتا ہے۔ اور اس کو اللہ عزوجل نعمتیں عطا فرماتا ہے اور اللہ عزوجل اس پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دیتا ہے۔ اور اس سے وعدہ کیا جاتا ہے کہ رحمت الٰہی عزوجل کے یہ دروازے کبھی اس پر بند نہیں ہوں گے اس وقت وہ اللہ عزوجل کا ہوکر رہ جاتا ہے، اس کے ارادہ سے ارادہ کرتا ہے اور اس کے تدبر سے تدبیر کرتا ہے، اس کی چاہت سے چاہتا ہے، اس کی رضا سے راضی ہوتا ہے، اور صرف اللہ عزوجل کے حکم کی پابندی کرتا ہے۔ (فتوح الغیب مع قلائد الجواہر، المقالہ السادسۃ والخمسون، ص۱۰۰)

طریقت کے راستے پر چلنے کا نسخہ:

حضرت سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ''اگر انسان اپنی طبعی عادات کو چھوڑ کر شریعتِ مطہرہ کی طرف رجوع کرے تو حقیقت میں یہی اطاعت الٰہی عزوجل ہے، اس سے طریقت کا راستہ آسان ہوتا ہے۔

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

ترجمہ کنزالایمان: اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو۔ (پ۲۸، الحشر: ۷)

کیونکہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع ہی اللہ عزوجل کی اطاعت ہے، دل میں اللہ عزوجل کی وحدانیت کے سوا کچھ نہیں رہنا چاہیے، اس طرح تُو فنافی اللہ عزوجل کے مقام پر فائز ہوجائے گا اور تیرے مراتب سے تمام حصے تجھے عطا کیے جائیں گے اللہ عزوجل تیری حفاظت فرمائے گا، موافقتِ خداوندی حاصل ہوگی۔

اللہ عزوجل تجھے گناہوں سے محفوظ فرمائے گا اور تجھے اپنے فضل عظیم سے استقامت عطا فرمائے گا، تجھے دین کے تقاضوں کو کبھی بھی فراموش نہیں کرنا چاہئیے ان اعمال کو شریعت کی پیروی کرتے ہوئے بجا لانا چاہئیے، بندے کو ہر حال میں اپنے رب عزوجل کی رضا پر راضی رہنا چاہئیے، اللہ عزوجل کی نعمتوں سے شریعت کی حدود ہی میں رہ کر لطف وفائدہ اٹھانا چاہئیے اور ان دنیوی نعمتوں سے تَو حضور تاجدارِ مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بھی حدودِ شرع میں رہ کر فائدہ اٹھانے کی ترغیب دلائی ہے چنانچہ

سرکارِ دوجہان، رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:
''خوشبو اور عورت مجھے محبوب ہیں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔''
(مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الرقائق، الفصل الثالث، الحدیث ۵۲۶۱، ج ۲، ص ۲۵۸)

لہٰذا ان نعمتوں پر اللہ عزوجل کا شکر ادا کرنا واجب ہے، اللہ عزوجل کے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیاء عظام رحمہم اللہ تعالیٰ کو نعمتِ الٰہیہ حاصل ہوتی ہے اور وہ اس کو اللہ عزوجل کی حدود میں رہ کر استعمال فرماتے ہیں، انسان کے جسم وروح کی ہدایت ورہنمائی کا مطلب یہ ہے کہ اعتدال کے ساتھ احکامِ شریعت کی تعمیل ہوتی رہے اور اس میں سیرتِ انسانی کی تکمیل جاری وساری رہتی ہے۔ (فتوح الغیب، مترجم، ص ۲۷)

رضائے الٰہی عزوجل:

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قطب ربانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی کوئی دعا قبول فرماتا ہے اور جو چیز بندے نے اللہ تعالیٰ سے طلب کی وہ اسے عطا کرتا ہے تو اس سے ارادہ خداوندی میں کوئی فرق نہیں آتا اور نہ نوشتۂ تقدیر نے جو لکھ دیا ہے اس کی مخالفت لازم آتی ہے کیونکہ اس کا سوال اپنے وقت پر رب تعالیٰ کے ارادہ کے موافق ہوتا ہے اس لیے قبول ہو جاتا ہے اور روز ازل سے جو چیز اس کے مقدر میں ہے وقت آنے پر اسے مل کر رہتی ہے۔
(فتوح الغیوب مع قلائد الجواہر، المقالۃ الثامنۃ والستون، ص ۱۱۵)

اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایک اور جگہ ارشاد فرمایا: ''اللہ عزوجل پر کسی کا کوئی حق واجب نہیں ہے، اللہ عزوجل جو چاہتا کرتا ہے، جسے چاہے اپنی رحمت سے نواز دے اور جسے چاہے عذاب میں مبتلا کر دے، عرش سے

فرش اور تحت الثریٰ تک جو کچھ ہے وہ سب کا سب اللہ عزوجل کے قبضے میں ہے، ساری مخلوق اسی کی ہے، ہر چیز کا خالق وہ ہی ہے، اللہ عزوجل کے سوا کوئی پیدا کرنے والا نہیں ہے تو ان سب کے باوجود تُو اللہ عزوجل کے ساتھ کسی اور کو شریک ٹھہراتا ہے؟'' (حوالہ)

اللہ عزوجل جسے چاہے اور جس طرح چاہے حکومت وسلطنت عطا کرتا ہے اور جس سے چاہتا ہے واپس لے لیتا ہے، جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلت میں مبتلا کر دیتا ہے، اللہ عزوجل کی بہتری سب پر غالب ہے اور وہ جسے چاہتا ہے بے حساب روزی عطا فرماتا ہے۔'' (فتوح الغیب، مترجم، ص۸۰)

ہر حال میں اللہ عزوجل کا شکر ادا کرو:

حضور سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا: ''پروردگار عزوجل سے اپنے سابقہ گناہوں کی بخشش اور موجودہ اور آئندہ گناہوں سے بچنے کے سوا اور کچھ نہ مانگ، حسن عبادت، احکام الٰہی عزوجل پر عمل کر، نافرمانی سے بچنے قضاء وقدر کی سختیوں پر رضامندی، آزمائش میں صبر، نعمت وبخشش کی عطا پر شکر کر، خاتمہ بالخیر اور انبیاء علیہم السلام صدیقین، شہداء صالحین جیسے رفیقوں کی رفاقت کی توفیق طلب کر، اور اللہ تعالیٰ سے دنیا طلب نہ کر، اور آزمائش وتنگ دستی کے بجائے تونگری ودولت مندی نہ مانگ، بلکہ تقدیر اور تدبیر الٰہی عزوجل پر رضامندی کی دولت کا سوال کر۔ اور جس حال میں اللہ تعالیٰ نے تجھے رکھا ہے اس پر ہمیشہ کی حفاظت کی دعا کر، کیونکہ تُو نہیں جانتا کہ ان میں تیری بھلائی کس چیز میں ہے محتاجی وفقر فاقہ میں ہے یا دولت مندی اور تونگری میں آزمائش میں یا عافیت میں ہے، اللہ تعالیٰ نے تجھ سے اشیاء کا علم چھپا کر رکھا ہے۔ ان اشیاء کی بھلائیوں اور برائیوں کے جاننے میں وہ یکتا ہے۔

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ''مجھے اس بات کی پرواہ نہیں کہ میں کس حال میں صبح کروں گا آیا اس حال پر جس کو میری طبیعت ناپسند کرتی ہے، یا اس حال پر کہ جس کو میری طبیعت پسند کرتی ہے، کیونکہ مجھے معلوم نہیں کہ میری بھلائی اور بہتری کس میں ہے۔ یہ بات اللہ تعالٰی کی تدبیر پر رضا مندی اس کی پسندیدگی اور اختیار اور اس کی قضاء پر اطمینان وسکون ہونے کے سبب فرمائی۔ (فتوح الغیب مع قلائد الجوہر، المقالۃ التاسعۃ والستون، ص ۱۱۷)

محبت کیا ہے؟

ایک دفعہ حضرت سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی سے دریافت کیا گیا کہ ''محبت کیا ہے؟'' تو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: ''محبت، محبوب کی طرف سے دل میں ایک تشویش ہوتی ہے پھر دنیا اس کے سامنے ایسی ہوتی ہے جیسے انگوٹھی کا حلقہ یا چھوٹا سا ہجوم، محبت ایک نشہ ہے جو ہوش ختم کر دیتا ہے، عاشق ایسے محو ہیں کہ اپنے محبوب کے مشاہدہ کے سوا کسی چیز کا انہیں ہوش نہیں، وہ ایسے بیمار ہیں کہ اپنے مطلوب (یعنی محبوب) کو دیکھے بغیر تندرست نہیں ہوتے، وہ اپنے خالق عزوجل کی محبت کے علاوہ کچھ نہیں چاہتے اور اُس کے ذکر کے سوا کسی چیز کی خواہش نہیں رکھتے۔''

(بہجۃ الاسرار، ذکر شی من اجوبتہ مما یدل علی قدم راسخ، ص ۲۲۹)

توَکُّل کی حقیقت:

حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے توَکُّل کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ارشاد فرمایا کہ ''دل اللہ

عزوجل کی طرف لگا رہے اور اس کے غیر سے الگ رہے۔'' نیز ارشاد فرمایا کہ ''توکل یہ ہے کہ جن چیزوں پر قدرت حاصل ہے ان کے پوشیدہ راز کو معرفت کی آنکھ سے جھانکنا اور ''مذہب معرفت'' میں دل کے یقین کی حقیقت کا نام اعتقاد ہے کیوں کہ وہ لازمی امور ہیں ان میں کوئی اعتراض کرنے والا نقص نہیں نکال سکتا۔''

(بہجۃ الاسرار، ذکر شی من اجوبتہ ممایدل علی قدم راسخ......ص ۲۳۲)

توکل اوراخلاص:

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی حضور غوث پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے دریافت کیا گیا کہ ''توکل کیا ہے؟'' تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ''توکل کی حقیقت اخلاص کی حقیقت کی طرح ہے اور اخلاص کی حقیقت یہ ہے کہ کوئی بھی عمل، عوض یعنی بدلہ حاصل کرنے کے لئے نہ کرے اور ایسا ہی توکل ہے کہ اپنی ہمت کو جمع کر کے سکون سے اپنے رب عزوجل کی طرف نکل جائے۔'' (المرجع السابق، ص ۲۳۳)

دُنیا کودل سے نکال دو:

حضور سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے دنیا کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ''دنیا کو اپنے دل سے مکمل طور پر نکال دے پھر وہ تجھے ضرر یعنی نقصان نہیں پہنچائے گی۔'' (بہجۃ الاسرار، ذکر شی من اجوبتہ ممایدل علی قدم راسخ، ص ۲۳۳)

شکر کیا ہے؟:

سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے شکر کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ ''شکر کی حقیقت یہ ہے کہ عاجزی

کرتے ہوئے نعمت دینے والے کی نعمت کا اقرار ہو اور اسی طرح عاجزی کرتے ہوئے اللہ عزوجل کے احسان کو مانے اور یہ سمجھ لے کہ وہ شکر ادا کرنے سے عاجز ہے۔''

(بہجۃ الاسرار، ذکر شی من اجوبتہ مما یدل علی قدم راسخ، ص۲۳۴)

صبر کی حقیقت:

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قطب ربانی غوث صمدانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے صبر کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ''صبر یہ ہے کہ بلاومصیبت کے وقت اللہ عزوجل کے ساتھ حسن ادب رکھے اور اُس کے فیصلوں کے آگے سرِ تسلیم خم کردے۔'' (بہجۃ الاسرار، ذکر شی من اجوبتہ مما یدل علی قدم راسخ، ص۲۳۴)

صدق کیا ہے؟

حضرت سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی قطب ربانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے صدق کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ

(۱)......اقوال میں صدق تو یہ ہے کہ دل کی موافقت قول کے ساتھ اپنے وقت میں ہو۔

(۲)......اعمال میں صدق یہ ہے کہ اعمال اس تصور کے ساتھ بجالائے کہ اللہ عزوجل اس کو دیکھ رہا ہے اور خود کو بھول جائے۔

(۳)......احوال میں صدق یہ ہے کہ طبیعتِ انسانی ہمیشہ حالتِ حق پر قائم رہے اگرچہ دشمن کا خوف ہو یا دوست کا ناحق مطالبہ ہو۔'' (المرجع السابق، ص۲۳۵)

وفا کیا ہے؟

حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی سے دریافت کیا گیا کہ

وفا کیا ہے تو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ارشاد فرمایا: ''وفا یہ ہے کہ اللہ عزوجل کی حرام کردہ چیزوں میں اللہ عزوجل کے حقوق کی رعایت کرتے ہوئے نہ تو دل میں اِن کے وسوسوں پر دھیان دے اور نہ ہی ان پر نظر ڈالے اور اللہ عزوجل کی حدود کی اپنے قول اور فعل سے حفاظت کرے، اُس کی رضا والے کاموں کی طرف ظاہر و باطن سے پورے طور پر جلدی کی جائے۔'' (بہجۃ الاسرار، ذکر شی من اجوبتہ مما یدل علی قدم راسخ، ص ۲۳۵)

وجد کیا ہے؟

حضرت سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی قطب ربانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے وجد کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ارشاد فرمایا: ''روح اللہ عزوجل کے ذکر کی حلاوت میں مستغرق ہو جائے اور حق تعالٰی کے لئے سچے طور پر غیر کی محبت دل سے نکال دے۔'' (بہجۃ الاسرار، ذکر شی من اجوبتہ مما یدل علی قدم راسخ، ص ۲۳۶)

خوف کیا ہے؟

حضرت محبوب سبحانی، قطب ربانی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے خوف کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا کہ ''اس کی بہت سی قسمیں ہیں (۱) خوف...... یہ گنہگاروں کو ہوتا ہے (۲) رہبہ...... یہ عابدین کو ہوتا ہے (۳) خشیت...... یہ علماء کو ہوتی ہے۔'' نیز ارشاد فرمایا: ''گنہگار کا خوف عذاب سے، عابد کا خوف عبادت کے ثواب کے ضائع ہونے سے اور عالم کا خوف طاعات میں شرک خفی سے ہوتا ہے۔''

پھر آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: ''عاشقین کا خوف ملاقات کے فوت ہونے سے ہے اور عارفین کا خوف ہیبت و تعظیم سے ہے اور یہ خوف سب سے بڑھ کر ہے کیوں کہ یہ کبھی دور نہیں ہوتا اور ان تمام اقسام کے حاملین جب رحمت و لطف کے مقابل ہو

جائیں تو تسکین پا جاتے ہیں۔'' (المرجع السابق)

دعاء والتجاء: اے اللہ عزوجل ہمیں حضور سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ملفوظات شریف کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما اور ہمارے دلوں میں غوث پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی محبت کو مزید پختہ فرما دے۔ آمِینَ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ

قادری کر قادری رکھ قادریوں میں اٹھا

قدرِ عبد القادر قدرت نما کے واسطے

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصالِ مبارک:

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ۹ ربیع الاخر ۵۶۱ ہجری میں انتقال فرمایا، وصال کے وقت آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عمر شریف تقریبا ۹۰ نوے سال تھی۔'' (الزیل علی طبقات الحنابلۃ، ج ۳، ص ۲۵۱)

صلوٰۃ الغوثیہ کا طریقہ اور اس کی برکتیں:

حضرت شیخ ابوالقاسم عمر البز ار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ''جو شخص مجھ کو مصیبت میں پکارے تو اس کی وہ مصیبت جاتی رہے گی اور جس تکلیف میں مجھے پکارے تو اس کی وہ تکلیف جاتی رہے گی۔'' پھر فرمایا کہ ''جو شخص دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص گیارہ بار پڑھے پھر سلام کے بعد سرورِ کون ومکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھے اور مجھ کو یاد کرے اور عراق کی جانب گیارہ قدم چلے اور میرا نام لے کر اپنی حاجت طلب کرے تو اللہ عزوجل کے حکم سے اس کی حاجت پوری ہو جائے گی۔''

(بہجۃ الاسرار، ذکر فضل اصحابہ وبشراھم، ص ۱۹۷)

منقبت آقائے کرم حضور غوث اعظم

رحمة الله تعالی علیه

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا
اولیاء ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا

کیا دبے جس پہ حمایت کا ہو پنجہ تیرا
شیر کو خطرے میں لاتا نہیں کتا تیرا

تو حسینی حسنی کیوں نہ محی الدیں ہو
اے خضر مجمع بحرین ہے چشمہ تیرا

قسمیں دے دے کے کھلاتا ہے پلاتا ہے تجھے
پیارا اللہ تیرا چاہنے والا تیرا

مصطفےٰ کے تن بے سایہ کا سایہ دیکھا
جس نے دیکھا مری جاں جلوۂ زیبا تیرا

ابن زہرا کو مبارک ہو عروس قدرت
قادری پائیں تصدق مرے دولہا تیرا

کیوں نہ قاسم ہو کہ تو ابن ابی القاسم ہے
کیوں نہ قادر ہو کہ مختار ہے بابا تیرا

بحر و بر، شہر و قری سہل و حزن دشت و چمن
کون سے چک پہ پہنچتا نہیں دعوی تیرا

فخر آقا میں رضا اور بھی اک نظم رفیع
چل لکھا لائیں ثناء خوانوں میں چہرہ تیرا

(حدائق بخشش صفحہ نمبر ۱۲)

اسیروں کے مشکل کشا غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

اسیروں کے مشکل کشا غوث اعظم
فقیروں کے حاجت روا غوث اعظم

گھرا ہے بلاؤں میں بندہ تمہارا
مدد کے لئے آؤ یا غوث اعظم

ترے ہاتھ میں ہاتھ میں نے دیا ہے
ترے ہاتھ ہے لاج یا غوث اعظم

مریدوں کو خطرہ نہیں بحر غم سے
کہ بیڑے کے ہیں ناخدا غوث اعظم

تمہیں دکھ سنو اپنے آفت زدوں کا
تمہیں درد کی دو دوا غوث اعظم

بھنور میں پھنسا ہے ہمارا سفینہ
بچا غوث اعظم بچا غوث اعظم

جو دکھ بھر رہا ہوں جو غم سہ رہا ہوں
کہوں کس سے تیرے سوا غوث اعظم

زمانے کے دکھ درد کی رنج و غم کی
ترے ہاتھ میں ہے دوا غوث اعظم

اگر سلطنت کی ہوس ہو فقیرو
کہو شیئاً للہ یا غوث اعظم

نکالا ہے پہلے تو ڈوبے ہوؤں کو
اور اب ڈوبتوں کو بچا غوث اعظم

گرانے لگی ہے مجھے لغزش پا
سنبھالو ضعیفوں کو یا غوث اعظم

مری مشکلوں کو بھی آسان کیجئے
کہ ہیں آپ مشکل کشا غوث اعظم

کہے کس سے جا کر حسن اپنے دل کی
سنے کون تیرے سوا غوث اعظم

(ذوق نعت، صفحہ نمبر ۱۰۷)

تیرے گھر سے دنیا پلی غوث اعظم

رحمۃ اللہ تعالی علیہ

کھلا میرے دل کی کلی غوث اعظم
مٹا قلب کی بے کلی غوث اعظم

مرے چاند میں صدقے آجا ادھر بھی
چمک اٹھے دل کی گلی غوث اعظم

ترے رب نے مالک کیا تیرے جد کو
تیرے گھر سے دنیا پلی غوث اعظم

وہ ہے کون ایسا نہیں جس نے پایا
ترے در پہ دنیا ڈھلی غوث اعظم

کہا جس نے یا غوث اَغِثْنِیْ تو دم میں
ہر آئی مصیبت ٹلی غوث اعظم

نہیں کوئی بھی ایسا فریادی آقا
خبر جس کی تم نے نہ لی غوث اعظم

مری روزی مجھ کو عطا کر دے آقا
ترے در سے دنیا نے لی غوث اعظم

نہ مانگوں میں تم سے تو پھر کس سے مانگوں
کہیں اور بھی ہے چلی غوث اعظم

صدا گر یہاں میں نہ دوں تو کہاں دوں
کوئی اور بھی ہے گلی غوث اعظم

جو ڈوبی تھی کشتی وہ دم میں نکالی
تجھے ایسی قدرت ملی غوث اعظم

ہمارا بھی بیڑا لگا دے کنارے
تمہیں ناخدائی ملی غوث اعظم

جو قسمت ہو میری بُری اچھی کر دے
جو عادت ہو بد کر بھلی غوث اعظم

فدا تم پہ ہو جائے نوریؔ مضطر
یہ ہے اس کی خواہش دلی غوث اعظم

(سامانِ بخشش، صفحہ ۱۰۷)

ہم پرھے سا یہ غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا

خدا کے فضل سے ہم پر ہے سایہ غوث اعظم کا
ہمیں دونوں جہاں میں ہے سہارا غوث اعظم کا

مریدی لَا تَخَفْ کہہ کر تسلی دی غلاموں کو
قیامت تک رہے بے خوف بندہ غوث اعظم کا

گئے اک وقت میں ستر مریدوں کے یہاں آقا
سمجھ میں آ نہیں سکتا مُعَمَّہ غوث اعظم کا

عزیزو کر چکو تیار جب میرے جنازے کو
تو لکھ دینا کفن پر نام والا غوث اعظم کا

لحد میں جب فرشتے مجھ سے پوچھیں گے تو کہہ دوں گا
طریقہ قادری ہوں نام لیوا غوث اعظم کا

ندا دے گا منادی حشر میں یوں قادریوں کو
کہاں ہیں قادری کر لیں نظارہ غوث اعظم کا

فرشتو روکتے ہو کیوں مجھے جنت میں جانے سے
یہ دیکھو ہاتھ میں دامن ہے کس کا غوث اعظم کا

یہ کیسی روشنی پھیلی ہے میدان قیامت میں
نقاب اٹھا ہوا ہے آج کس کا غوث اعظم کا

کبھی قدموں پہ لوٹوں گا کبھی دامن پہ مچلوں گا
بتادوں گا کہ یوں چھٹتا ہے بندہ غوث اعظم کا

لحد میں بھی کھلی ہیں اس لیے عشاق کی آنکھیں
کہ ہو جائے یہیں شاید نظارہ غوث اعظم کا
صدائے صُور سن کر قبر سے اٹھتے ہی پوچھوں گا
کہ بتلاؤ کدھر ہے آستانہ غوث اعظم کا
جمیل قادری سو جاں سے ہو قربان مرشد پر
بنایا جس نے تجھ جیسے کو بندہ غوث اعظم کا

(قبالۂ بخشش، صفحہ ۵۲)

یاغوث رضی اللہ تعالٰی عنہ بلاؤ

یاغوث ! بلاؤ مجھے بغداد بلاؤ
بغداد بلاکر مجھے جلوہ بھی دکھاؤ

دنیا کی محبت سے مری جان چھڑاؤ
دیوانہ مجھے شاہ مدینہ کا بناؤ

چمکادو ستارہ مری تقدیر کا مرشد
مدفن کو مدینے میں جگہ مجھ کو دلاؤ

نیّا مری منجدھار میں سرکار! پھنسی ہے
امداد کو آؤ! مری امداد کو آؤ!

یا پیر میں عصیاں کے سمندر میں ہوں غلطاں
للہ گناہوں کی تباہی سے بچاؤ

اچھوں کے خریدار تو ہر جا پہ ہیں مرشد!
بدکار کہاں جائیں جو تم بھی نہ نبھاؤ

عطار کو ہر ایک نے آنکھوں پے بٹھایا [1]
یاغوث !اسے دامن رحمت میں چھپاؤ

رونق کل اولیاء یاغوث اعظم دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

رونق کل اولیاء یاغوث اعظم دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
پیشوائے اصفیاء یاغوث اعظم دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ ہیں پیروں کے پیراور آپ ہیں روشن ضمیر
آپ شاہِ اتقیاء یاغوث اعظم دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تھر تھراتے ہیں سبھی جنّات تیرے نام سے
ہے ترا وہ دبدبہ یاغوث اعظم دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اہل محشر دیکھتے ہی حشر میں یوں بول اٹھے
مرحبا صد مرحبا یاغوث اعظم دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ جیسا پیر ہوتے کیا غرض دَردَر پھروں
آپ سے سب کچھ ملا، یاغوث اعظم دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ آیئے میری مدد کے واسطے
دشمنوں میں ہوں گھرا یاغوث اعظم دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

دُور ہوں سب آفتیں ہودُور ہر رنج و بلا
بہرِ شاہِ کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہ یاغوث اعظم دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ہے یہی عطّار کی حاجت مدینے میں مرے
ہو کرم بہرِ ضیاء یاغوث اعظم دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

[1] اس شعر میں امیرِ اہل سنت حضرت علامہ محمد الیاس قادری مدظلہ العالی نے بطور عاجزی (دھتکار دیا ہے) لکھا ہے۔

ماخذ و مراجع

ترجمۂ قرآن کنز الایمان
التفسیر الکبیر، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت
سنن ابن ماجۃ مطبوعہ دار المعرفۃ، بیروت
المعجم الکبیر، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت
عوارف المعارف، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت
بہجۃ الاسرار و معدن الانوار، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت
اخبار الاخیار ٗ مطبوعہ، فاروق اکیڈمی گمبٹ، پاکستان
فتوح الغیب (اردو) مطبوعہ، پروگیر یسوبکس، لاہور
الذیل علی طبقات الحنابلہ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت
سیرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ، مطبوعہ قادری کتب خانہ، سیالکوٹ

مجلس المدینۃ العلمیۃ کی طرف سے پیش کردہ قابلِ مطالعہ کتب

﴿شعبہ کُتُب اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ﴾

(۱) کرنسی نوٹ کے مسائل: یہ کتاب (کفل الفقیہ الفاھم في أحکام قرطاس الدراھم) کی تسہیل وتخریج پر مشتمل ہے۔جس میں نوٹ کے تبادلے اوراس سے متعلق شرعی احکامات بیان کئے گئے ہیں۔(کل صفحات:۱۱۵)

(۲) ولایت کا آسان راستہ (تصورِ شیخ): یہ رسالہ (الیاقوتۃ الواسطۃ) کی تسہیل وتخریج پر مشتمل ہے۔جس میں پیرومرشد کے تصوّر کے موضوع پر وارِد ہونے والے اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے۔(کل صفحات:۶۰)

(۳) ایمان کی پہچان (حاشیہ تمہیدِ ایمان):اس رسالے میں تمہیدِ ایمان کے مشکل الفاظ کے معانی اورضروری اصطلاحات کی مختصر تشریحات درج کی گئی ہیں۔(کل صفحات:۷۴)

(۴) کامیابی کے چار اصول (حاشیہ وتشریح تدبیر فلاح ونجات واصلاح):اس رسالے میں پورے عالم اسلام کے لیے چارنکات کی صورت میں معاشی حل پیش کیا گیا ہے۔(کل صفحات:۴۱)

(۵) شریعت وطریقت : یہ رسالہ (مقال العرفاء بإعزاز شرع وعلماء) کا حاشیہ ہے۔اس عظیم رسالے میں شریعت اورطریقت کوالگ الگ ماننے والے جاہلوں کی صحیح رہنمائی کی گئی ہے۔ (کل صفحات:۵۷)

(۶) ثبوتِ ھلال کے طریقے (طرق إثبات ھلال): اس رسالے میں چاند کے ثبوت کے لئے مقررشرعی اصول وضوابط کی تفصیلات کا بیان ہے۔(کل صفحات:۶۳)

(۷) عورتیں اور مزارات کی حاضری: یہ رسالہ (جمل النور في نھي النساء عن زیارۃ القبور) کا حاشیہ ہے۔اس رسالے میں عورتوں کے زیارتِ قبور کے لئے نکلنے سے متعلق شرعی

حکم پر وارِد ہونے والے اعتراضات کے مسکت جوابات شامل ہیں۔ (کل صفحات: ۳۵)

(۸) اعلٰی حضرت سے سوال جواب (إظهار الحقّ الجلي): اس رسالے میں امامِ اہلِ سنّت علیہ رحمۃ الرحمٰن پر بعض غیر مقلّدین کی طرف سے کئے گئے چند سوالات کے مدلل جوابات بصورتِ انٹرویو درج کئے گئے ہیں۔ (کل صفحات: ۱۰۰)

(۹) عیدین میں گلے ملنا کیسا؟ یہ رسالہ (وشاح الجيد في تحليل معانقة العيد) کی تسہیل وتخریج پر مشتمل ہے۔ اس رسالے میں عیدین میں گلے ملنے کو بدعت کہنے والوں کے رد میں دلائل سے مزیّن تفصیلی فتویٰ شامل ہے۔ (کل صفحات: ۵۵)

(۱۰) راہِ خداعزوجل میں خرچ کرنے کے فضائل : یہ رسالہ (رادّ القحط والوباء بدعوة الجيران ومواساة الفقراء) کی تسہیل وتخریج پر مشتمل ہے۔ یہ رسالہ پڑوسیوں اور فقراء سے خیر خواہی اور وباء کو ٹالنے کے لیے صدقہ کے فضائل پر مشتمل احادیث وحکایات کا بہترین مجموعہ ہے۔ (کل صفحات: ۴۰)

(۱۱) والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق: یہ رسالہ (الحقوق لطرح العقوق) کی تسہیل وحاشیہ اور تخریج پر مشتمل ہے، اس میں والدین، اساتذۂ کرام، احترام مسلم اور دیگر حقوق کا تفصیلی بیان ہے۔ (کل صفحات: ۱۲۵)

(۱۲) دعاء کے فضائل: یہ رسالہ (أحسن الوعاء لآداب الدعاء معه ذيل المدعا لأحسن الوعاء) کی حاشیہ وتسہیل اور تخریج پر مشتمل ہے، جس میں دعاء سے متعلق تفصیلی احکام کا بیان ہے اور ہر ہر موضوع پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ (کل صفحات: ۱۴۰)

شائع ہونے والے عربی رسائل:

از امامِ اہلِ سنت، مجددِ دین وملت مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن۔

(۱) **کفل الفقیہ الفاھم** (کل صفحات:۷۴)۔(۲) **تمھید الایمان** ۔ (کل صفحات:۷۷) (۳) **الاجازات المتینۃ** (کل صفحات:۶۲)۔ (٤) **اقامۃ القیامۃ** (کل صفحات:۶۰)۔(۵) **الفضل الموھبی** ۔ (کل صفحات:۴۶) (٦) **أجلی الاعلام**۔ (کل صفحات:۷۰)۔ (۷) **الزمزمۃ القمریۃ** (کل صفحات:۹۳) (۸) **حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین**۔ (کل صفحات:۱۹۴)

﴿شعبہ اصلاحی کتب﴾

(۱) **خوفِ خدا عزوجل**: اس کتاب میں خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے متعلق کثیر آیاتِ کریمہ، احادیثِ مبارکہ اور بزرگانِ دین کے اقوال واحوال کے بکھرے ہوئے موتیوں کو سلکِ تحریر میں پرونے کی کوشش کی گئی ہے۔ (کل صفحات:160)

(۲) **انفرادی کوشش**: اس کتاب میں نیکی کی دعوت کو زیادہ سے زیادہ عام کرنے کے لئے انفرادی کوشش کی ضرورت، اس کی اہمیت، اس کے فضائل اور انفرادی کوشش کرنے کا طریقہ بیان کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں اسلاف کی انفرادی کوشش کے ''۹۹'' منتخب واقعات کو بھی جمع کیا گیا ہے جس میں **بانیٔ دعوتِ اسلامی امیرِ اہلِ سنت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری** دامت برکاتھم العالیہ کے ''۲۵'' واقعات بھی شامل ہیں نیز کتاب کے آخر میں انفرادی کوشش کے عملی طریقے کی مثالیں بھی پیش کی گئی ہیں۔ (کل صفحات:200)

(۳) **شاھراہ اولیاء**: یہ رسالہ سیدنا امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ کی تصنیف ''**منھاج العارفین**'' کا ترجمہ وتسہیل ہے۔ اس رسالے میں امام غزالی علیہ الرحمۃ نے مختلف موضوعات کے تحت منفرد انداز میں غور وفکر یعنی ''**فکرِ مدینہ**'' کرنے کی ترغیب ارشاد فرمائی ہے۔ مثلاً انسان کو چاہئے کہ دن اور رات پر غور کرے کہ جب دن کی روشنی پھیل جاتی ہے تو رات کی تاریکی رخصت ہوجاتی ہے اسی طرح

جب نیکیوں کا نور انسان کو حاصل ہو جائے تو اس کے اعضاء سے گناہوں کی تاریکی رخصت ہو جاتی ہے۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت غور کرے کہ کس عظمت والے رب عزوجل کے گھر میں داخل ہو رہا ہے؟ اسی طرح عبادت کرتے وقت غور کرے کہ اس میں میرا کوئی کمال نہیں یہ تو رب تعالٰی کا احسان ہے کہ اس نے مجھے عبادت کرنے کی توفیق عطا فرمائی، وعلیٰ ھذا القیاس۔ (کل صفحات:36)

(۴) **فکرِ مدینہ**: اس کتاب میں فکرِ مدینہ (یعنی محاسبہ) کی ضرورت، اس کی اہمیت، اس کے فوائد اور بزرگانِ دین کی فکرِ مدینہ کے "131" واقعات کو جمع کیا گیا ہے جس میں **بانیٔ دعوتِ اسلامی امیرِ اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری** دامت برکاتہم العالیہ کے ۴۱ واقعات بھی شامل ہیں نیز مختلف موضوعات پر فکرِ مدینہ کرنے کا عملی طریقہ بھی بیان کیا گیا ہے۔ (کل صفحات:164)

(۵) **امتحان کی تیاری کیسے کریں؟** اس رسالے میں اُن تمام مسائل کا حل بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے جو ایک طالب علم کو امتحانات کی تیاری کے دوران درپیش ہو سکتے ہیں۔ یہ رسالہ بنیادی طور پر درسِ نظامی کے طلبہ اسلامی بھائیوں کو مدِ نظر رکھ کر لکھا گیا ہے، لیکن اسکول و کالج میں پڑھنے والے طلبہ (Students) کے لئے بھی یکساں مفید ہے۔ اس لئے انفرادی کوشش کرنے والے اسلامی بھائیوں کو چاہیے کہ وہ یہ رسالہ اِن طلبہ تک بھی پہنچائیں کیونکہ اس رسالہ میں اپنے مدنی مقصد "**مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے، ان شاء اللہ عزوجل**" کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے بہت سے مقامات پر نیکی کی دعوت بھی پیش کی گئی ہے۔ (کل صفحات:132)

(۶) **نماز میں لقمہ دینے کے مسائل**: نماز میں لقمہ دینے کے مسائل پر مشتمل ایک کتاب جس میں مختلف صورتوں کا حکم اکابرین رحمہم اللہ کی کتابوں سے ایک جگہ جمع کرنے کی سعی کی گئی ہے تاکہ عوام الناس کی ان مسائل تک آسانی سے رسائی ہو سکے اور اس مسئلہ کے بارے میں لوگوں میں جو مختلف قسم کی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں ان کا ازالہ ہو سکے۔ (کل صفحات:39)

(۷) **جنت کی دوچابیاں**: اس کتاب میں پہلے جنت کی نعمتوں کا بیان کیا گیا ہے، پھر سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی جانب سے زبان وشرم گاہ کی حفاظت سے متعلق دی گئی ایک بشارت ذکر کی گئی ہے۔اس کے بعد تفصیلاً بتایا گیا ہے کہ ہم اس ضمانت کے حق دار کس طرح بن سکتے ہیں۔حسبِ ضرورت شرعی مسائل بھی ذکر کئے گئے ہیں۔امیدِ واثق ہے کہ زبان اور شرم گاہ کی حفاظت کے بارے میں ایک مقام پر اتنی تفصیل آپ کو کسی دوسری کتاب میں نہ ملے گی۔**ذلک فضل اللہ العظیم**(کل صفحات:152)

(۸) **کامیاب استاذ کون**؟ اس کتاب میں ان تمام امور کو بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے جن کا تعلق تدریس سے ہوسکتا ہے مثلاً سبق کی تیاری، سبق پڑھانے کا طریقہ، سننے کا طریقہ وعلیٰ ھذا القیاس۔یہ کتاب بنیادی طور پر شعبہ درسِ نظامی کو مدِ نظر رکھ کر لکھی گئی ہے لیکن حفظ وناظرہ کے اساتذہ بھی معمولی ترمیم کے ساتھ اس سے بخوبی فائدہ اٹھا سکتے ہیں نیز اسکول وکالجز میں پڑھانے والے اساتذہ کے لئے بھی اس کتاب کا مطالعہ فائدے سے خالی نہیں ہے۔(کل صفحات:43)

(۹) **نصاب مدنی قافلہ**: اس کتاب میں مدنی قافلہ سے متعلق اُمور کا بیان ہے، مثلاً مدنی قافلہ کی اہمیت، مدنی قافلہ کیسے تیار کیا جائے، مدنی قافلہ کا جدول، اس جدول پر عمل کس طرح کیا جائے، امیرِ قافلہ کیسا ہونا چاہئیے؟ علاوہ ازیں موضوع کی مناسبت سے امیرِ اہلِ سنت بانی دعوتِ اسلامی مدظلہ العالی کے عطا کردہ مدنی پھول بھی اس کتاب میں سجا دیئے گئے ہیں۔اپنے موضوع کے اعتبار سے منفرد کتاب ہے۔(کل صفحات:196)

(۱۰) **حسنِ اخلاق**: یہ کتاب دنیائے اسلام کے عظیم محدث سیدنا امام طبرانی علیہ الرحمۃ کی شاہکار تالیف "**مَکارِمُ الاخلاق**" کا ترجمہ ہے۔اس کتاب میں امام طبرانی علیہ الرحمۃ نے اخلاق کے مختلف شعبوں کے متعلق احادیث جمع کی ہیں۔امیدِ واثق ہے کہ یہ کتاب شب وروز انفرادی کوشش میں مصروف رہنے والے

اسلامی بھائیوں کے لئے بہت مفید ثابت ہوگی ان شاء اللہ عزوجل ۔(کل صفحات:74)

(۱۱) **فیضانِ احیاء العلوم** : یہ کتاب امام غزالی علیہ الرحمۃ کی مایہ ناز کتاب ''**احیاء العلوم**'' کی تلخیص وتسہیل ہے جسے درس دینے کے انداز میں مرتب کیا گیا ہے۔اخلاص، مذمت دنیا،توکل،صبر جیسے مضامین پر مشتمل ہے۔(کل صفحات:325)

(۱۲) **راہِ علم** : یہ رسالہ''**تعلیم المتعلم طریق التعلم**''کا ترجمہ وتسہیل ہے جس میں ان امور کا بیان ہے جن کی رعایت راہ علم پر چلنے والے کے لئے ضروری ہے۔اوران باتوں کا ذکر ہے جن سے اجتناب معلم ومتعلم کے لئے ضروری ہے۔(کل صفحات:102)

(۱۳) **حق وباطل کا فرق** : یہ کتاب حافظ ملت عبدالعزیز مبارکپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تالیف ہے''جسے حق وباطل کا فرق'' کے نام سے شائع کیا گیا ہے۔مصنف علیہ الرحمۃ نے عقائد حقہ وباطلہ کے فرق کونہایت آسان انداز میں سوالاً جواباً پیش کیا ہے جس کی وجہ سے کم تعلیم یافتہ لوگ بھی اس کا آسانی سے مطالعہ کرسکتے ہیں۔(کل صفحات:50)

(۱۴) **تحقیقات** : یہ کتاب فقیہ اعظم ہند، مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تالیف ہے، تحقیقی انداز میں لکھی گئی اس کتاب میں بدمذہبوں کی طرف سے وارد ہونے والے اعتراضات کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے ہیں۔متلاشیانِ حق کے لئے نور کا مینارہ ہے۔(کل صفحات:142)

(۱۵) **اربعینِ حنفیہ** : یہ کتاب فقیہ اعظم حضرت علامہ ابویوسف محمد شریف نقشبندی علیہ الرحمۃ کی تالیف ہے۔جس میں نماز سے متعلق چالیس احادیث کوجمع کیا گیا ہے اوراختلافی مسائل میں حنفی مذہب کی تقویت نہایت مدلل انداز میں بیان کی گئی ہے۔(کل صفحات:112)

(۱۶) **بیٹے کو نصیحت** : یہ امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب''**ایھاالولد**''کا اردو ترجمہ ہے۔بچوں کی تربیت کے لیے لاجواب کتاب ہے اس میں اخلاص، مذمتِ مال اور توکل

جیسے مضامین شامل ہیں۔ (کل صفحات:64)

(۱۷) **طلاق کے آسان مسائل** :اس فقہی کتاب میں مسائل طلاق کو عام فہم انداز میں پیش کیا گیا ہے جس کی بنا پر طلاق سے متعلق عوام الناس میں پائی جانے والی غلط فہمیوں کا کافی حدتک ازالہ ہوسکتا ہے۔ (کل صفحات:30)

(۱۸) **توبہ کی روایات وحکایات** :اس کتاب کی ابتداء میں توبہ کی ضرورت کا بیان ہے، پھر توبہ کی اہمیت وفضائل مذکور ہیں۔اس کے بعد تفصیلاً بتایا گیا ہے کہ سچی توبہ کس طرح کی جاسکتی ہے؟اور آخر میں توبہ کرنے والوں کے تقریباً 55 واقعات بھی نقل کئے گئے ہیں۔امید واثق ہے کہ یہ کتاب اصلاحی کتب میں بہترین اضافہ متصور ہوگی۔**ان شاء اللہ عزوجل** (کل صفحات:124)

(۱۹) **الدعوۃ الی الفکر** (عربی): یہ کتاب محقق جلیل مولانا منشاء تابش قصوری مدظلہ العالی کی مایہ ناز تالیف ''دعوتِ فکر'' کا عربی ترجمہ ہے جس میں بدمذہبوں کو اپنی رَوِش پر نظرِ ثانی کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ (کل صفحات:148)

(۲۰) **آدابِ مرشدِ کامل** (مکمل پانچ حصے): فی زمانہ ایک طرف ناقص اور کامل پیر کا امتیاز مشکل ہے تو دوسری طرف جو کسی کامل مرشد کے دامن سے وابستہ ہیں بھی تو انہیں اپنے مرشِد کے ظاہری وباطنی آداب سے آشنائی نہیں۔اِن حالات میں اس بات کی اَشَد ضَرورت مَحسوس ہوئی کہ کوئی ایسی تحریر ہو جس سے **شریعَت کی روشنی میں موجودہ دور کے تقاضوں کے مطابق ناقص اور کامل مرشِد کی پہچان بھی ہوسکے** اور کامل مرشِد کے دامن سے وابستگان آدابِ مرشِد سے مطلع ہوکر **ناواقفیت کی بنا پر طریقت کی راہ میں ہونے والے ناقابلِ تصور نقصان سے بھی محفوظ رہ سکیں**۔اس حقیقت کو جاننے اور مرشِدِ کامل کے آداب سمجھنے کے لئے **آدابِ مرشِدِ کامل** کے **مکمل پانچ حصوں** پرمشتمل اس کتاب میں شریعَت وطریقت سے متعلق ضَروری

معلومات پیش کرنے کی سعی کی گئی ہے۔(کل صفحات:تقریباً200)

(۲۱) ٹی وی اورمُووی :فی زمانہ حالات بڑی تیزی کے ساتھ تنزلی کی طرف بڑھتے ہی چلے جارہے ہیں۔ایک طرف بے عملی کا سیلاب اپنی تباہی مچارہا ہے تو دوسری طرف بدعقیدگی کے خوفناک طوفان کی ہولناکیاں بربادی کے بھیانک مناظر پیش کررہی ہیں۔ان حالات میں میڈیا کا طرزِعمل بھی سب کے سامنے ہے۔

"T.V اورمُووی" نامی اس رسالے میں ٹی وی اورمُووی کے ناجائز استعمال کی تباہ کاریوں اور جائز استعمال کی مختلف صورتوں اور فی زمانہ اس کی ضرورت کا بیان ہے۔(کل صفحات:32)

(۲۲) فتاوی اہل سنت:اس سلسلے میں سات حصے شائع ہوچکے ہیں۔

(۲۳) جنت میں لے جانے والے اعمال :اس کتاب میں مختلف نیک اعمال مثلاً حصولِ علم،نماز،روزہ،حج،زکوۃ،دیگر صدقات،تلاوتِ قرآن،صبر،حسن اخلاق،توبہ،خوفِ خداعزوجل اوردرود پاک کے ثواب کے بارے میں دوہزار2000 سے زائد احادیث موجود ہیں۔اس کتاب کا مطالعہ کرنے والے خود میں عمل کا جذبہ بیدار ہوتا محسوس کریں گے ان شاءاللہ عزوجل۔نیکی کی دعوت عام کرنے کا جذبہ رکھنے والے مسلمانوں کے لئے اس میں کثیر مواد موجود ہے۔(تقریباً1100 صفحات)

﴿شعبہ درسی کتب﴾

(۱) تعریفاتِ نحویہ:اس رسالہ میں علم نحو کی مشہور اصطلاحات کی تعریفات مع امثلہ وتوضیحات جمع کردی گئی ہیں۔اگر طلبہ ان تعریفات کا استحضار کرلیں تو علمِ نحو کے مسائل وابحاث سمجھنے میں بہت سہولت رہے گی،ان شاءاللہ عزوجل۔(کل صفحات:45)

(۲) کتاب العقائد :صدرالافاضل حضرت علامہ سید نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تصنیف کردہ اس کتاب میں اسلامی عقائد اور حدیثِ پاک کی روشنی میں قیامت سے پہلے پیدا ہونے

والے تیس جھوٹے مدعیانِ نبوت (کذّابوں) میں سے چند کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ یہ کتاب کئی مدارس کے نصاب میں بھی شامل ہے۔ (کل صفحات: 64)

(۳) **نزهة النظر شرح نخبة الفكر**: یہ کتاب فنِ اصولِ حدیث میں لکھی گئی امام حافظ علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی بے مثال تالیف ''**نخبة الفكر في مصطلح اهل الاثر**'' کی عربی شرح ہے۔ اس شرح میں قوت وضعف کے اعتبار سے حدیث کی اقسام، ان کے درجات اور محدثین کی استعمال کردہ اصطلاحات کی وضاحت درج کی گئی ہے۔ طلبہ کے لئے انتہائی مفید ہے۔ (کل صفحات: 175)

(۳) **زبدة الفكر شرح نخبة الفكر**: یہ کتاب فنِ اصولِ حدیث میں لکھی گئی امام حافظ علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی بے مثال تالیف ''**نخبة الفكر في مصطلح اهل الاثر**'' کی اردو شرح ہے۔ اس شرح میں قوت وضعف کے اعتبار سے حدیث کی اقسام، ان کے درجات اور محدثین کی استعمال کردہ اصطلاحات کی وضاحت درج کی گئی ہے۔ طلبہ کے لئے انتہائی مفید ہے۔ (کل صفحات: 91)

(۴) **شریعت میں عرف کی اھمیت**: یہ رسالہ امام سید محمد امین بن عمر عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے عرف سے متعلق تحریر کردہ عربی رسالے ''**نشر العرف في بناء بعض الاحكام على العرف**'' کا عربی ترجمہ ہے۔ تخصص فی الفقہ کے طلبہ اس کا ضرور مطالعہ کریں۔ (کل صفحات: **105**)

(۵) **اربعین النوویه** (عربی): علامہ شرف الدین نووی علیہ الرحمۃ کی تالیف جو کہ کثیر مدارس کے نصاب میں شامل ہے۔ اس کتاب کو خوبصورت انداز میں شائع کیا گیا ہے۔ (کل صفحات: 121)

(٦) **نصاب التجوید**: اس کتاب میں درست مخارج سے حروفِ قرآنیہ کی ادائیگی کی معرفت کا

بیان ہے۔مدارس دینیہ کے طلبہ کے لئے بے حد مفید ہے۔(کل صفحات:79)

(۷) گلدستہ عقائدواعمال:اس کتاب میں ارکانِ اسلام کی وضاحت بیان کی گئی ہے۔(کل صفحات:180)

(۸) کامیاب طالب علم کیسے بنیں؟:اس کتاب میں علم کے فضائل،طلبِ علم کی نیتوں،اسباق کی پیشگی تیاری اورترجمے میں مہارت حاصل کرنے کا طریقہ،کامیاب طالب العلم کون؟ وغیرھم موضوعات کا بیان ہے۔(کل صفحات:تقریباً63)

﴿شعبہ تخریج﴾

(۱)عجائب القرآن مع غرائب القرآن:اس کتاب کی جدید کمپوزنگ،پرانے نسخے سے مطابقت اورنہایت احتیاط سے پروف ریڈنگ کی گئی ہے۔حوالہ جات کی تخریج بھی کی گئی ہے۔(کل صفحات:206)

(۲)جنتی زیور: یہ کتاب اسلامی مسائل وخصائل کاایک بہترین مجموعہ ہے،اس میں زندگی گزارنے سے متعلق تقریباًتمام ہی شعبوں کا تذکرہ ہے،خواہ اعتقادات کا بیان ہویاعبادات کا،معاملات ہوں یااخلاقیات تقریباً سبھی کومصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آسان پیرایہ میں اپنی کتاب میں ذکرکردیاہے۔(صفحات:679)

(۱۳)بہارِشریعت: فقہ حنفی کی عالم بنانے والی کتاب''بہارِشریعت''جوعقائدِ اسلامیہ اوران سے متعلق مسائل پرمشتمل ہے۔تمام حوالہ جات کی حتیٰ المقدورتخریج کرنے کے ساتھ ساتھ مشکل الفاظ کے معانی بھی حاشیے میں لکھ دیئے گئے ہیں۔اس کے اب تک تین حصے شائع ہوچکے ہیں،بقیہ پرکام جاری ہے۔

﴿مجلس تراجم کتب کی طرف سے پیش کردہ کتب﴾

بانی دعوت اسلامی حضرت مولاناابوبلال محمدالیاس عطارقادری مدظلہ العالی کے ان رسائل کے عربی تراجم شائع ہوچکے ہیں:

(۱) بادشاہوں کی ہڈیاں (عظام الملوك) (۲) مردے کے صدمے (هموم الميت)

(۳) ضیائے درودوسلام (ضياء الصلوٰة والسلام) (۴) شجرۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ،

ان رسائل کے فارسی تراجم شائع ہو چکے ہیں:

(۱) ضیائے درودوسلام، (مولف: بانی دعوت اسلامی حضرت مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی)

(۲) غفلت، (مولف: بانی دعوت اسلامی حضرت مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی)

(۳) ابوجہل کی موت، (مولف: بانی دعوت اسلامی حضرت مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی)

(۴) احترامِ مسلم، (مولف: بانی دعوت اسلامی حضرت مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی)

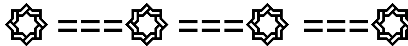
(۵) دعوتِ اسلامی کا تعارف۔

اس کے علاوہ امیرِ اہلسنت مدظلہ العالی کے کئی رسائل کے سندھی تراجم بھی شائع ہو چکے ہیں۔ مثلاً

(۱) نمازجا احڪام (۲) زلزلوءِ ان جا اسباب

(۳) ابلق گھوڙي سوار (۴) موويءِ تي وي (۵) فيضانِ بسم الله

اسلام جو مجدد (سندھی): یہ کتاب امامِ اہلسنت، مجددِ دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی مختصر سوانحِ حیات پر مشتمل ہے۔ جس میں آپ کے علمی مقام اور دینی خدمات کا بیان ہے۔ (کل صفحات: 52)







اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات کو فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پُرانی سبزی منڈی میں مغرب کی نماز کے بعد ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سنّتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے اپنے یہاں ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کڑھنے کا ذہن بنے گا، ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کے لیے مَدَنی انعامات پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے مَدَنی قافلوں میں سفر کرنا ہے۔ اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

کراچی: شہید مسجد کھارادر۔ فون: 021-2203311-2314045
لاہور: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔ فون: 042-7311679
سردار آباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
کشمیر: چوک شہیداں، میرپور۔ فون: 058274-37212
حیدرآباد: فیضانِ مدینہ آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال۔ فون: 044-2550767
راولپنڈی: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
پشاور: فیضانِ مدینہ گلبرگ نمبر 1، النور اسٹریٹ، صدر۔
خان پور: دُرانی چوک، نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
نواب شاہ: چکرا بازار، نزد مسلم کمرشل بینک۔ فون: 4362145
سکھر: فیضانِ مدینہ بیراج روڈ۔ فون: 5619195
گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ۔ فون: 055-4225653

مکتبۃ المدینہ فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)
فون: 4921389-93/4126999 فیکس: 4125858
Email:maktaba@dawateislami.net \ www.dawateislami.net